"تو پاک باش برادر مدار از کس باک" (سعدی)

پیسہ اخبار

نمبر ۴٦ | یوم شنبہ ۲۴ نومبر ۱۹۰٦ء مطابق ۷ ماہ شوال ۱۳۲۴ ہجری موافق ۱۱ کتک سمت ۱۹٦۳ بکرمی | جلد [illegible]

خریداران پیسہ اخبار کیلئے ضروری قاعدہ — بعض خریدار [illegible] کہ ہر ایک بند ہفتہ کی [illegible] مندرجہ ذیل قاعدہ منظور ہے تو پیسہ اخبار کی خریداری ترک کیجئے [illegible] خریداری [illegible] کو یاد [illegible] حسب معمول سالانہ [illegible] وصولی [illegible] پیسہ اخبار [illegible] کی خدمت میں [illegible] روانہ کیا جاتا رہے گا [illegible] اجازت [illegible] ہوں گے (مینجر پیسہ اخبار لاہور)

مینجر کا ضروری نوٹس — [illegible] پیسہ اخبار کی تعداد بفضل خدا [illegible] ہر ایک صاحب کے نام رجسٹر [illegible] بڑی دقت و محنت [illegible] ہر ایک صاحب [illegible] (مینجر پیسہ اخبار لاہور)

واقفیت عامہ کیلئے شمار اور اعداد

رپورٹ ڈاکخانجات ہند — سنہ ۰۷-۱۹۰٦ء کے اندر ڈاکخانوں کی تعداد ۱۰۷۰۹۳۳ [illegible] ۱۹۱۳۱ اور سنہ ۰٦-۱۹۰۵ء کے [illegible] ۱٦۱٦۷۱ [illegible] ویلیو پے ایبل پارسلوں کی کمیشن سے ۲٦۷۲۳۵ روپیہ وصول ہوئے۔ ۵۰۵۰۳۸ شکایتوں میں سے ۳۶ فیصدی [illegible] ثابت ہوئیں ۳۲ مقامات پر ڈاک لوٹی گئی [illegible] برٹش انڈیا اور دیسی ریاستوں میں [illegible] انمیں سے صرف ۳۱ واردات میں اتلاف [illegible] ۱۰۲۸ ڈاکخانے آگ سے تباہ ہوئے [illegible] ایک طوفان سے [illegible] شملہ روڈ پر [illegible] ۴۵۰۰۰۰ روپیہ زیادہ خرچ ہوئے۔

محکمہ زراعت — صوبجات متحدہ آگرہ واودھ کے ۰۷-۱۹۰٦ء کی بابت اپنی رپورٹ شایع کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ محکمہ کی توجہ زیادہ تر آلات [illegible] کی اشاعت اور بیج کی تقسیم کی جانب رہی [illegible] اگرچہ بڑھ رہی ہے مگر محکمہ اس کو [illegible] کرسکا۔ البتہ تقسیم تخم میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی۔ [illegible] سے مختلف قسم کا تخم ۲۲۰ من نقد فروخت ہوا گیہوں کا بیج ۷۰۵ من منظور کیا گیا۔ اور گیہوں کا ۵۶۵ من [illegible] فروخت ہوا [illegible] تخم [illegible] تعداد میں دیا جاسکتا ہے مگر تقسیم تخم کے [illegible] ایک وقت میں ۵۰ من تک [illegible] سکتا ہے [illegible] زیادہ تخم اضلاع [illegible] اور [illegible] کر گیا جس کی مقدار ۵۹۳۵ من تھی۔ ان تمام جدید طریقوں کے استعمال سے باعتبار قیمت ۱۰ روپے فی ایکڑ کے حساب سے بچت ہوئی۔

پنشنیں — نیوزیلینڈ کی آبادی ۸-۹ لاکھ کے درمیان ہے [illegible] پنشنیں ۲۰۰۰۰۰ پونڈ سالانہ [illegible] ڈنمارک کی ۲۵ لاکھ کی آبادی [illegible] ۱۲ ہزار پونڈ سالانہ۔

مذاق

مندرجہ ذیل لطیفوں میں سے پہلے لطیفہ پر منشی چراغ دین صاحب [illegible] خریدار نمبر ۲۵۱۲۷ کو مصور انعام دیا گیا ہے۔ آیندہ بھی سب سے اچھے لطیفے پر انعام دیا جایا کرے گا۔ اس [illegible] ہے کہ لطیفے بھیجنے والے اصحاب خطوط کی [illegible] پر "العالی لطیفہ" اور اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں۔

کسی بیرسٹر کے دوران مقدمہ میں گواہ پیش ہونے [illegible] کے وقت بیرسٹر [illegible] بحیثیت بیرسٹری اپنے [illegible] کہ تمہارا کیا نام ہے۔ اور کیا کام کرتے ہو [illegible] دریافت کیا کہ تمہاری شادی ہوگئی ہے یا ابھی کنوارے [illegible] بات سنتے ہی اس بزرگ کو نہایت غصہ آیا [illegible] صاحب اگر میری شادی نہ ہوئی ہوتی تو تمہاری [illegible] کیوں دکھائی دیتی۔

[illegible] ایک تکیہ دار فقیر [illegible] سائیں تم نے [illegible] شادی [illegible] کیا چیز ہیں باتیں؟

فقیر: بابا [illegible] کی کسی [illegible] بہت [illegible] اچھی [illegible]

[illegible] کی شادی بہت بڑے [illegible] فروش تاجر کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ پہلی مرتبہ ان کے ایک صاحب [illegible] جب اس کی خبر نہیں پہنچی تو اپنا سر پیٹ لیا اور کہا [illegible] سے تو [illegible] فروش کی بیٹی [illegible] کیسے مانگا [illegible]

آقا (نوکر سے) تو بڑا ہی گدھا ہے کیا تجھے [illegible]

نوکر (ہاتھ باندھ کر) حضور [illegible] باپ کے [illegible] ہیں (جی ایس [illegible])

اُستاد (ایک طالب علم سے) تم دیر میں کیوں آئے ہو؟

طالب علم: جناب [illegible] کیونکہ [illegible]

عجیب عجیب باتیں

ایک عجیب قسم کا آدمی — [illegible] ۲۳۹ [illegible] اکتوبر سنہ حال کو ایک آدمی بیان [illegible] مسلمان اور عمر [illegible] سال ہے مگر اس کے دونوں ہاتھ بالکل نہیں [illegible] صرف [illegible] پاؤں [illegible] پاؤں کی صرف [illegible] ہاتھ بالکل نہیں [illegible] لیکن [illegible] یہ شخص [illegible] انگلیوں [illegible] لکھ سکتا ہے [illegible] حیرت ہوگی [illegible] یعنی ہر دو مقامات [illegible] ایک [illegible] [illegible] جالت [illegible] بچوں کی [illegible]

سب سے بڑا ہال — [illegible] ایک [illegible] بھی ہیں [illegible] ۱۵۰۰ فٹ [illegible] جاتی ہے [illegible] ایک [illegible]

قانون طلاق کا بیکرا — [illegible] طلاق کے قوانین نہایت عجیب [illegible] طلاق [illegible] ایک [illegible] اتفاق [illegible] طلاق [illegible]

ہر مرض کا علاج

[illegible] سال سے ہمیشہ اخبار میں حفظ صحت کا کام [illegible] ہوتے [illegible] ہیں اب [illegible] حفظ صحت [illegible] چھپ گئے ہیں [illegible] ہر مرض کے مجرب نسخہ [illegible] معلوم کر سکتے ہیں قیمت فی حصہ ایک روپیہ [illegible] روپے منگا لیجئے

حفظ صحت

استفسار

۱۴۲ - غدود :- میرے ایک دوست کے جن کی عمر تخمیناً [illegible] سال کی ہو گی اب سے قریب ۱۵ سال پیشتر ایک ہاتھ کی کہنی سے چار انگل نیچے ایک غدود نظر آیا تھا - کسی قسم کا درد وغیرہ محسوس نہ ہوتا تھا - بتدریج تمام [illegible] سے کسیقدر بڑے چھوٹے غدود پیدا ہو گئے ہیں - ابھی تک کسی غدود میں درد نہیں معلوم دیتا ہے - کبھی کبھی [illegible] غدود میں ایک تھوڑا سا درد محسوس ہوتا ہے پھر خود بخود موقوف ہو جاتا ہے - مریض جسیم اور بلغمی مزاج کے ہیں - (محمد قریشی امام چارلس گنج)

۱۴۳ - نفخ :- میرے ایک دوست سید مراد علیشاہ محلہ [illegible] شاہ سلطان پورے لڑکے کا پیٹ پھولا رہتا ہے [illegible] عمر [illegible] ماہ کی ہے - [illegible] کے شیر نہ ہونے کی وجہ سے [illegible] دودھ [illegible] پھیر یا ساگو دانہ کھلاتے رہے اور کبھی [illegible] روٹی پکا کر [illegible] روغن ڈال کر چوری بنا کر کھلاتے رہتے ہیں - بچہ با فراغت [illegible] آتا ہے کبھی نہیں آتا - پیٹ کبھی سخت کبھی نرم مگر پھولا ہوا رہتا ہے -
(امام الدین از سلطانپور)

۱۴۴ - آنت اترنا :- ایک شیر خوار دو سالہ لڑکے کو پیدائش کے تین چار ماہ بعد سے یہ عارضہ خود بخود ہو گیا ہے کہ کبھی کبھی اسکی آنتیں [illegible] فوطہ میں اتر آتی ہیں پھر تھوڑی دیر بعد رونے وغیرہ کے باعث از خود اوپر چڑھ جاتی ہیں مگر اب چند روز سے متواتر دورہ ہوتا ہے اور بدون امداد طبیب ڈاکٹر اوپر نہیں چڑھتیں - (رشید [illegible])

علاج

۱۴۰ - سوزاک :- [illegible] کے واسطے میرے پاس ایک بوتل دوائی ہے جس سے پچکاری کی جاتی ہے قیمت مبلغ [illegible] - انشاء اللہ تعالیٰ ایک بوتل میں کلیۃً آرام ہو جاویگا - پھر عمر بھر نہ ہوگا - [illegible] کتنا ہی پرانا سوزاک کیوں نہ ہو نہایت ہی آزمودہ ہے - (حافظ عزیز الدین)

۱۴۱ - مالیخولیا :- [illegible] دیگرات [illegible] خفقان اختلاج [illegible] کے لئے مجرب ہے - [illegible] شیر [illegible] ۱۰ تولہ [illegible] ۲ ماشہ - عود [illegible] ۲ ماشہ - [illegible] مصطگی ۳ ماشہ - [illegible] ۳ ماشہ - [illegible] سوختہ ۳ ماشہ [illegible] ۳ ماشہ [illegible] ۲ تولہ قند سفید آدھ سیر گلاب [illegible] [illegible] جتنا [illegible] معمول [illegible]

گمنام و نشان عزیز

۱۰۹ - پتہ لگ گیا :- مولوی حافظ محمد ابراہیم صاحب کا لڑکا جو یکم رمضان المبارک سے غائب ہو گیا تھا ۱۸ نومبر کو لاہور ہی میں مل گیا -

۱۱۰ - میرا ایک بھائی مسمی رام گوپال پروہت ساکن گنگاہ پور ریاست [illegible] عرصہ آٹھ ماہ سے مفقود الخبر ہے - حلیہ یہ ہے :- رنگ گندم - لمبی ناک - چہرہ کشادہ عمر [illegible] - دراز قد - اردو خواندہ (دری زبان)

۱۱۱ - اشتیاق احمد ولد محمد حسین خان سب انسپکٹر پولیس جس کی عمر ۱۴ سال ہے ۱۶ ستمبر ۱۹۴۰ء کو اسکول پڑھنے گیا تھا - وہاں سے واپس نہیں آیا - اور اس کا حلیہ یہ ہے - گندمی رنگ - قد میانہ جسم دوہرا - رخسار اور ٹھوڑی پر گلاس سے کٹے ہوئے کا نشان ہے - منیجر کارخانہ سدا نند انیڈ کو آگرہ)

عام

سوال

۱۷۴ - درج گوہر :- کتاب درج گوہر جو طب کی ایک کتاب ہے فارسی یا اردو کہاں سے اور کس قیمت پر ملے گی - (ر ۱۰۵۳۸)

۱۷۵ - چار وید کا ترجمہ :- براہ مہربانی میرا استفسار درج اخبار فرما کر مشکور فرمایئے - کیا ہندوؤں کے چاروں وید کا ترجمہ بامحاورہ اردو میں کہاں اور کس مطبع میں چھپا ہے - اور کس قیمت پر مل سکتا ہے -

۱۷۶ - امراض الصبیان :- مصنفہ خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان صاحب کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہے - جن صاحب کو پتہ اس کتاب کا معلوم ہو براہ مہربانی بذریعہ اخبار ہذا کے اطلاع بخشیں (خریدار ۸۹۳۰ ملتان) -

۱۷۷ - تانبا گھلانیکی دوا :- یا کوئی ایسی بوٹی ہے کہ تانبے کو آگ میں گرم کیا جاوے اور کوئی انگریزی دوا ایک دو چٹکی ڈالنے سے تانبا پگھل جاوے اور کیمیا دوائی خرید کرے - یعنی اسکو [illegible] بدل دیں -

جواب

۹۰ - لینس کا شیشہ :- جس کا شیشہ آتشی ہے اور دھوپ میں رکھنے سے [illegible] ہو جاتا ہے -
(ر س م)

۹۱ - گنج (جواب [illegible] ۱۴) [illegible] کے بال خشکی کی وجہ سے [illegible] ہیں تو خشکی [illegible] صبح و شام [illegible] [illegible] سر پر [illegible] [illegible] دھی [illegible]

۹۲ - آواز صاف (جواب [illegible] ۱۴۰) کلیجن ایک مشہور دوائی ہے - [illegible] چند روز اسکی کام میں لایئے -

شعر و سخن

ترانۂ زندگی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

زندگی سے جنکا مقصد ہیں قیام ذات ہے
اور قیام نسل ہے مقصود جنکا اور مال
[illegible] بن کے اس میدان جنگ سخت میں
اپنی جرأت اور حمیت [illegible] دکھاوینگے کمال
[illegible] گر ہو جائیں ہم انسان ہو
بل [illegible] ہو شل مصداق حال
[illegible] گر [illegible] میں بھیڑ بکری کی طرح
پیچھے [illegible] نہیں [illegible] آگے سے [illegible]
چاہیئے امید مستقبل نہ گذرے [illegible] غم
دونوں ہی باتوں کا لازم [illegible] خیال
[illegible] گذرا [illegible] اس کا عبث [illegible]
[illegible] بھی فکر ہے فعل عبث [illegible]
حال کا ہے وقت اس میں جو ہو کرنا سو کرو
دل [illegible] خدا اوپر ہے خدائے لایزال
جتنے گذرے ہیں بزرگان [illegible] زمال
اور جنہوں نے چھوڑے ہیں [illegible]
جنکے کارنامہ ہیں منقوش ورق [illegible] میں
جنکے ناموں کا [illegible] مال
[illegible] عمروں کے سوانح یہ بتاتے ہیں ہمیں
ہم بھی اپنی زندگی [illegible] ہیں قابل مثال
گر کریں کوشش تو ہم بھی چھوڑ جائیں نام نیک
جو ہمارے بعد [illegible] نسل [illegible] زوال
[illegible] گی [illegible] نیک [illegible]
[illegible]
[illegible] سے [illegible] نقش قدم
تا ہماری زندگی [illegible]
[illegible] شکستہ [illegible] گم کردہ [illegible]
ہمت [illegible] ہو [illegible]
دیکھ کر نقش قدم [illegible]
[illegible] امید [illegible]
[illegible] جس [illegible]
جس سے مردہ دل میں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہو [illegible]
[illegible] سے عزت کمال
[illegible]
[illegible]

ہائے راجہ جہانداد خان سی آئی ای آنجہانی

آسمان راحق بود گر خون ببارد بر زمین۔
بر وفات پور حیدر خان عزیز مسلمین

(یعنے راجہ جہانداد خاں مغفور خلف راجہ حیدر بخش خان مرحوم)

نہایت قلق اور دلی الم کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ۱۸۔ نومبر کو شام کے دس بجے بروز یکشنبہ (عید الفطر) خان بہادر راجہ جہانداد خانصاحب چیف آف دی گکھڑ کیان سی آئی ای رئیس خانپور ضلع ہزارہ نے بعارضہ قلب یکایک انتقال فرمایا۔ ۱۷۔ نومبر کو ہلال عید دیکھنے کے بعد راجہ صاحب نے "عید مبارک" کا تار ہمارے پاس بھیجا تھا۔ جس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے اس نیازمند کو آخری وقت تک بھی فراموش نہ کیا اور ۱۸ کی شب کو ان کے ناگہانی انتقال کی المناک خبر بذریعہ ایک ارجنٹ تار کے پہنچی واحسرتا کہ اس عید کی شام کو ایک ایسے فاضل جید عالم متبحر بیچے اور بکر مسلمان بہی نوع انسان کے ایک خاص دوست قوم کے سچے ہمدرد مربی اور سرکار کے دلی عقیدت کیش اور دلی خیرسگال صوبہ کے ایک مدبر نے اس عالم فانی سے رخت سفر باندھا۔ جسکا ثانی اس وقت ملک میں دور دور نظر نہیں آتا۔ راجہ صاحب کی ذاتی خوبیاں حیز تحریر میں لانی مشکل ہیں۔ وہ علوم عربیہ اور قرآن و حدیث میں بےنظیر عالم تھے۔ خصوصاً نکات قرآنی کے سمجھنے اور آیات قرآنی کو ہر مناسب موقعہ پر پیش کرنے میں جو ید طولی انہیں حاصل تھا راقم الحروف نے کمتر کسی عالم میں دیکھا ہے۔ انسانیت کی خوبیاں جسقدر اس بندۂ خدا میں موجود تھیں وہ کسی شخص واحد میں شاید ہوں۔ مگر مجھے تو نظر نہیں آتیں۔ خدا نے جس شخص کو اس قدر دنیاوی وجاہت اسقدر خاندانی علو قوم کی سرداری۔ حکام اعلےٰ تک رسائی ایسی علمیت اور ایسی ذہانت دی ہو۔ تو ممکن ہے کہ اسمیں کچھ نخوت پیدا ہو جائے۔ مگر ان اعلےٰ قابلیتوں کے مقابلہ میں انہیں طبیعت بہی ایسی خاکسار فقیر دوست ملی تھی۔ بے تعصب ہی تھی کہ غریب سے امیر تک کوئی انکا دشمن نہ ہوا۔ ان کی زبان سے غالباً کبھی کسی بشر کا دل نہیں دکھا ہوگا۔ اپنے دوستوں کی خاطر ہر طرح کے ایثار پر آمادہ نظر آتے تھے۔ اور عزیزوں سے اپنوں کی طرح ملتے تھے اخلاق محمدی کا سچا نمونہ راجہ جہانداد خان گکھڑ میں موجود تھا۔ افسوس کہ آج دنیا ایک ایسے قابل شخص سے خالی ہو گئی۔ راجہ صاحب کو علم تاریخ پر غیر معمولی عبور حاصل تھا خصوصاً تاریخ ہند۔ اور انہوں نے اپنی قوم گکھڑاں کے متعلق اسقدر اعلےٰ درجہ کی اچھوتی تحقیقات کی تھی جو وسعت سے شہرت پانے کی مستحق ہے۔ مختصر تاریخ ہند مروجہ مدارس سرکاری میں منجملہ دیگر امور کے جو یہ درج ہے کہ سلطان شہاب الدین غوری کو گکھڑوں نے

مار ڈالا۔ اسے راجہ صاحب نے پورے طور پر غلط ثابت کیا تھا۔ ان کی تحقیقات کا ماحصل یہ ہے۔ کہ محمد قاسم مصنف تاریخ فرشتہ نے عمداً یا سہواً بجائے کھوکھر کے گکھڑ لکھدیا کیونکہ یہ دونوں الفاظ قریب المخرج ہیں۔ اور فارسی میں قریب قریب یکساں لکھے جاتے ہیں۔ تاریخ فرشتہ سے تمام دوسری تاریخوں نے گکھڑ نقل کر لیا۔ اور اسطرح ایک قوم پر مفت کا الزام قائم ہو گیا۔ خیر یہ بحث مفصل انشاء اللہ کسی دوسرے وقت لکھی جائے گی۔ راجہ جہانداد خان صاحب نے گورنمنٹ کی خدمات میں بہت عزت حاصل کی تھی۔ جب گورنمنٹ انگریزی نے کابل میں امیر عبد الرحمن خان کو حکومت سپرد کی تو اسوقت راجہ صاحب سر لیپل گریفن پولٹیکل افیسر کے نائب تھے۔ اور انہیں کے مشورہ سے سب کارروائی ہوئی تھی۔ امیر عبد الرحمن مرحوم کے انتقال پر جب گورنمنٹ ہند نے فاتحہ خوانی کے لئے ایک ڈیپوٹیشن کابل روانہ کیا جسمیں کئی معزز مسلمان ممبر تھے تو راجہ جہانداد خان اس ڈیپوٹیشن کے صدر مقرر ہوئے۔ راجہ صاحب نے جس قابلیت سے اس نازک خدمت کو انجام دیا اسکا حال لارڈ کرزن بہادر کی ایک خوشنودی کی چٹھی سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو اس موقعہ پر انہیں دی گئی تھی۔ سال ہی میں سر ہیرلڈ ڈین صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی راجہ صاحب کے گھر جا کر مہمان ہوئے۔ اور ایڈریس خیر مقدم کے جواب میں آپنے راجہ صاحب کی خدمات جلیلہ اور خاندانی رفعت کی بہت کچھ تعریف کی۔ اور ڈنر پران کا اور ان کے صاحبزادہ حیدر زماں خاں کا جام صحت پیا۔ اس موقعہ پر خانپور کا ایک ہزار روپیہ سالانہ مالیہ سرکاری بھی معاف کر دیا گیا۔ راجہ صاحب علمدوست ایسے تھے۔ کہ کوئی اہل علم انکے ایسا نہیں ملا جس کی انہوں نے تا مقدور قدردانی نہ کی ہو۔ ادنے مثال انکے علمدوست ہونیکی یہ تھی کہ جس اخبار والے نے انکا نام لکھ انہیں اخبار بھیجدیا اُسے کبھی واپس نہیں کیا اسیلئے اردو زبان کے بیسیوں اخبار و رسالے ہمیشہ اُن کے پاس آتے رہتے تھے ان کے دوستوں کا ایک دوست گم ہو گیا جسکی جگہ کبھی پر نہ ہوگی۔ دنیا سے ایک بے نظیر نیک بخت اور نیکدل شخص اٹھ گیا۔ جسکی مثال وقت سے ملیگی۔ الا ماشاء اللہ ؎

قرنہا باید کہ تا صاحب دلے پیدا شود
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

پیارے راجہ صاحب یہ حال تو آپکا دنیا کے اور لوگوں سے تہا۔ لیکن اس نیازمند سے جو آپ کی دلی محبت اور کلبی شفقت کے تعلقات تھے۔ وہ تو ع

دل من داند و من دانم و داند دل من

افسوس کہ اب آپ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدیم و بہار آخر شد

دوسرا نظر نہیں آتا۔ آہ! راجہ صاحب اب کون ایسا شخص کہاں ہے۔ جسکی زیارت سے محبوب عالم کو انکھوں روشنی ملنے کی سی خوشی ہوگی۔ اور جسکے سامنے محبوب عالم خوب دل کھولکر اپنا دکھ درد رنج و راحت کہہ سکیگا۔ راجہ صاحب آپ تو احساس رنج و ملال سے مستغنی ہو گئے۔ مگر ہمیں ہمیشہ کیلئے یہ بسمل چھوڑ گئے۔ راجہ صاحب آپ یقیناً جنتی تھے۔ اور ضرور آپ کو جوار رحمت العالمین میں جگہ ملی ہوگی۔ آپکا دنیا سے ایسے مبارک دن کو رخصت ہونا ہی زندگی میں اس سے آپ کی بے تعلقی رکھنے کا بین ثبوت ہے۔ واقعی زال گیتی کو عین جوبن کی حالت میں لات ماری۔ خداوند کریم آپ کو فراواں افراواں رحمت کا حصہ دے اور آپکے عزیزوں بیٹیوں اور محروم دوستوں کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین (محبوب عالم۔ ایڈیٹر پیسہ اخبار)

نظم ماتم

بیادگار وفات جناب راجہ جہانداد خان صاحب بہادر سی آئی ای چیف آف گکھڑ۔ رئیس خانپور ضلع ہزارہ (دہن نتائج افکار جناب مولانا سید محمد علی صاحب اخبری مدظلہم)

سد افسوس کہ راجہ جہانداد خاں — ہوئے مختر افروز ہندوستان
ہوئے عید کی شام کو وہ تمام — قیامت کے دن تک یہی ہم وہ شام
وہ تھے درۂ باغ نوشیرواں — نمایاں تھی صورت سے شان کیاں
حسینی سیادت میں انکی کڑی — ملی حضرت شہربانو سے تھی
تھے وہ سنی المذہب اہل یقیں — سپہر شرافت کا ماہ مبیں
وہ ہر علم و فن سے خبردار تھے — وہ علامہ نیک کردار تھے
انہیں علم تاریخ پر تھا عبور — وہ رکھتے نفاق و تعصب سے دور
ہے ان کے کسب کی سعادت پہ یہ — پہنچتا ہے وہ تا حسین نجیب
کہاں ایسے ہوتے ہیں اہل صفا — وفات انکی ہو مرثیہ قوم کا
ہے راجہ کا مورد ولی انکا خطہ — ہے اپنا دلاسہ دا انتخاب
تھا یہ خاندان رونق خانپور — جو کشمیر کے تخت میں تھا ضرور
جب انگلش کا قبضہ ہوا ملک کا — تو بخشا علاقہ بنوع دگر
اہتر مواضع عنایت ہوئے — جہانداد خاں اہل رایت ہوئے
کمشنر کے نائب ہوئے بے طلب — ہے خدمت سدا روز و شب
ہے مشکل کام میں نیکنام — ہے نیکنامی سے وہ شادکام
گریفن کے ہمراہ کی رہبری — ملی تھی انہیں پولٹکل افسری
ہوئی شاہ کابل جو ملتجیں — تو سرکار نے انکو بھیجا وہیں
سفارت کے یہ کام لائے بجا — کیا بڑھ کے حق سفارت ادا
ہے مورد لطف شاہنشہی — باعزاز ڈیپوٹیشن تھی انکو ملی
ملا انکو سی آئی ای کا خطاب — نہ تھا ملک میں کوئی انکا جواب
وہ بغض و تعصب سے رہتے تھے دور — بڑے منکسر تھے نہایت غیور
وہ تھے حاتم وقت اہل کرم — جمیل المناقب جمیل الشیم
وہ پیش آتے سب سے برسم نیاز — وہ تھے سیر چشم اور مہمان نواز
وہ حسن تکلم جو تھا جانفزا — مرادل ہے انکے لئے مدح خواں

خدایا بحق رسول کریم

پیسہ اخبار

لاہور۔ یوم شنبہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۶ء

فضول التمہید

معزز ہمعصر انڈین نیشن کلکتہ جس کے لایق و نامور ایڈیٹر بابو این۔ این گھوس بیرسٹر اپنی اصابت رائے و متانت خیال میں ہندوستان سے ولایت تک مشہور ہیں اور جنہوں نے دوسرے شہرت پسند و خود غرض لیڈروں کے برخلاف بنگالیوں کے اس غیر معمولی جوش و خروش اور ہیجان عن الحد الاعتدال کے زمانے میں اپنے دماغ کو صحیح و درست رکھا ہے۔ اور عارضی ہر دلعزیزی کی خاطر اپنی سلیم الطبعی و مصلحت اندیشی کو قربان نہیں کیا ہے اپنی اشاعت گذشتہ میں عنوان بالا سے ایک وقیع لیڈر لکھ کر اپنے ہمقوموں کو تقسیم بنگال کی جدید پارلیمنٹری بحث اور مسٹر مارلے کے تازہ جواب سے یہ نتیجہ نکالنے پر توجہ دلاتا ہے کہ "اب لبرل وزارت سے بھی یہ توقع نہیں رہی کہ وہ تقسیم بنگال کا سوال آیندہ کسی قریبی موقع پر از سر نو کھولیگی" اس لیے بنگالیوں کو بہت جلد اپنے ایجیٹیشن سے جو نقطہ فراز پر [illegible] بے فایدہ ہے۔ اور جس کا طریقہ کبھی وقت بھی مناسب قرین مصلحت نہیں تھا۔ دست بردار ہو کر تبدیل شدہ حالت پر قناعت کر لینی چاہئیے اور اپنی تمام ہمت و کوشش حالت موجودہ کو اپنے حق میں فائدہ مند بنانے پر صرف کر لی چاہئیے۔ ہمعصر موصوف قبول کرتا ہے کہ قوانین قدرت کے سوا "دنیا کا کوئی قانون دائمی یا ناقابل تنسیخ نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی انتظام ہمیشہ ترمیم سے بری نہیں رہ سکتا۔ تاہم مسٹر مارلے کے جواب کا یہ مطلب ہے کہ معمولی حالات میں تقسیم کو قائم شدہ و مستقل تسلیم کر لینا چاہئیے"۔ انڈین نیشن معترف ہے کہ "اُسے اس جواب سے بالکل حیرت نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ اسے سننے کے لئے بخوبی تیار تھا۔ مگر صرف تعجب اس امر پر ہے کہ اس کے اعلان کا موقع اس قدر جلد پیدا ہو گیا"۔ ..... آگے چلکر وہ انگلستان کے دوستوں کا اندازہ دربارۂ ترمیم تقسیم غلط نکلنے پر زور دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ "برطرفی تقسیم کی امید لگانا ہی ہمیشہ سے رفتار زمانہ کے خلاف تھا۔ کیونکہ ابھی برطرفی کوئی سہل بات نہیں ہے۔ ہمعصر موصوف نے بڑی نیک نیتی و دور اندیشی سے کام لے کر دکھایا ہے کہ "برطرفی تقسیم سے یہ مراد ہوتی کہ گذشتہ وزارت و ویسرائے کی پالیسی و عزت کو شدید صدمہ پہنچایا جائے اور موجودہ ویسرائے کی شان میں بھی بٹہ لگے۔ کیونکہ وہ بھی اس معاملہ کی منظوری پر آمادہ کئے جا چکے ہیں۔ برطرفی تقسیم سے یہ مراد ہوتی کہ ایک لفٹنٹ گورنری ایک سکرٹریٹ۔ ایک قانونی کونسل اور سرکاری اہلکاروں کی ایک فوج کی فوج موقوف کر دیجائے اس سے یہ مراد ہوتی کہ کثیر التعداد مکانات جو آباد ہو گئے ہیں۔ جنکے بنائے جانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ یا جو زیر تعمیر ہیں یکلخت چھوڑ دیئے جائیں"۔ اس طرح کاروبار کی مشینری کا اُلٹ پلٹ انتظام کا درہم برہم اور بہت سے لوگوں کا بے روزگار ہونا سخت انقلاب انگیز ہوتا اور تقسیم سے بہت بڑھکر انقلاب انگیز ہوتا کیونکہ تباہی ہمیشہ تعمیر سے زیادہ انقلاب انگیز ہوتی ہے۔" پھر ہمعصر موصوف دریافت کرتا ہے کہ "آخر ایسی آفت کونسی نازل ہوئی ہے۔ جو تمام قانونی، انتظامی، عدالتی، مالی، و تمدنی انتظامات۔ جو ایک سال سے چلے آتے ہیں۔ ادل بدل یا قطعاً الگ کئے جائیں۔ کسی معاملہ مثلاً "دیسی اخبارات کے قانون" کو ترمیم یا موقوف کر دینا اور بات ہے۔ اور ایک صوبہ کے پورے انتظامی کارخانے کو درہم برہم کرنا دوسری بات ہے۔" یہ دونوں باتیں اپنے عملی نتایج میں زمین آسمان کا فرق رکھتی ہیں۔ اور لو فرضاً جدید بندوبست توڑ بھی دیا جائے۔ مگر کوئی یہ تو بتائے کہ "اس سے فائدہ کیا حاصل ہوگا" یہی کہ "پھر ایک شخص کی حکومت کے پرانے دستور پر واپس آجائیں گے۔ مگر کوئی مہذب و شائستہ جماعت "ایک شخص کے اقتدار" کو پسند نہیں کرتی۔ درآنحالیکہ ازیں بنگالی

حضرات سر انڈرو فریزر صاحب پر بھی کچھ ایسا زیادہ اعتماد و اطمینان ظاہر نہیں کرتے جو تقسیم کو منسوخ کر کے اُنہی کے دائرہ حکومت میں آنا کہاں کی دانشمندی ہے۔ بنگالی ایجیٹیشن کے بانیوں نے یہ امر بالکل ہی فراموش کر دیا ہے کہ تقسیم کی مخالفت کر کے وہ گویا بالواسطہ تمام لفٹنٹ گورنران بنگال کی حکومت کو بخوبی کامیاب بے حسب دلخواہ بتا رہے ہیں۔ اسی کی ضمن میں موقر ہمعصر نے انگریزی کانسٹیٹیوشن کا ایک نہایت ضروری پہلو اُن لوگوں کو سمجھایا ہے جو اپنی خوش اعتقادی سے اب تک تقسیم کے متعلق ترمیم یا موقوفی کی موہوم امید باندھے ہوئے ہیں۔ اُس نے بتایا ہے کہ "لبرل پارٹی اس وقت کنسرویٹوز کی کامل ۱۲ سال کی حکومت کے بعد برسر اقتدار آئی ہے کنسرویٹوز کے وقت میں بہت سے ایسے معاملات پاس ہوئے ہیں جنکو لبرل قطعی ناپسند کرتے ہیں۔ اور جنکی انہوں نے پارلیمنٹ میں پیش ہونے کے وقت سخت مخالفت کی تھی مگر ان امور میں کتنوں کی تبدیلی کا اُنہوں نے اب تک خیال کیا ہے اگر کسی مشرقی ملک میں پارلیمنٹ اور جداگانہ پولیٹیکل پارٹیاں ہوتیں۔ تو ہر ایک پارٹی اپنے پیشرو کے کاموں ہی کو بدلتی برتتی رہتی۔ مگر یہ انگریزی دانشمندی و دانائی ہے کہ وہ طے شدہ معاملات کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ تاوقتیکہ اُنکی خرابیاں ظاہر نہ ہوں۔" بنگالی ایجیٹیشن دربارۂ مخالفت تقسیم کا سب سے بڑھکر کمزور پہلو یہ ہے کہ اُس میں تقسیم کا کوئی عملی یا مادی نقصان نہیں دکھایا جاتا۔ اور محض فیلنگ پر اُس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور فیلنگ کی کیفیت یہ ہے کہ جس مخالفت پر اس قدر شور و غل برپا کیا جاتا اور زمین آسمان کے قلابے ملائے جاتے ہیں۔ وہ صرف ہندوؤں کے ایک تعلیم یافتہ طبقہ میں۔ جو بنگال کی مجموعی آبادی سے عشر عشیر کی نسبت بھی نہیں رکھتا محدود ہے۔ یہ اور بات ہے کہ آبادی کا جزو اعظم قلت تعلیم کی کمی، اپنے قائم مقام پریس کی عدم موجودگی یا گورنمنٹ پر ضرورت سے کہیں زیادہ اعتماد رکھنے کے باعث خود دعوےٰ کے ذریعے اپنے خیالات ظاہر نہ کرے۔ مگر کسی واقفکار و منصف مزاج کو اس میں کلام نہیں ہو سکتا کہ نئے صوبہ کی آبادی کا ٢/٣ حصہ جو مسلمانوں پر مشتمل ہے اور بقیہ ١/٣ میں سے قریباً ١/٢ جزو جو ہندو مزارعین کا ہے تقسیم کے ذرا بھی مخالف نہیں بلکہ اسے اپنے حق میں ایک رحمت سمجھتا ہے پھر کسی وزیر سلطنت کے لئے یہ کہاں جائز ہے کہ وہ کثرت رائے کو قلت رائے کی خاطر قربان کر کے دولت برطانیہ کے دامن معدلت پر دھبا لگائے۔ درحقیقت مسٹر مارلے کا تقسیم میں دخل دینے سے انکار کرنا ذرا بھی تعجب انگیز نہیں۔ البتہ حیرت خیز و تاسف انگیز طریق عمل یہ ہوتا کہ وہ خدانخواستہ غل مچانے والے بنگالیوں اور اُن کے ناواقف پارلیمنٹری دوستوں کے کہنے سے تقسیم کو برطرف کر دیتے۔ اب اُنہوں نے وہی کیا جسکی اُنکے مدبرانہ معاملہ فہمی سے اُمید تھی!

ہندی مسلمانوں کا اتحاد!

اخبار [illegible] ضلع [illegible] میں [illegible] تبدیل ہو گیا ہے [illegible] لکھتے ہیں کہ انہوں نے مولوی سلیمان [illegible] صاحب کی صدارت میں ایک شاندار جلسہ منعقد کیا جس نے باتفاق آرا قرار دیا کہ ہندو مسلمانوں سکھوں میں جو ایک [illegible] ہے [illegible] دیکھ کے اس تجویز کے محرک خود صاحب پریذیڈنٹ اور موید مسٹر صدیق [illegible] تھے جنہوں نے اپنی تقریر میں اپنے ہم وطنوں کو جتایا کہ بغیر باہمی اتحاد کے [illegible] کشتی ہرگز ساحل مقصود پر نہ پہنچ سکے گی بلکہ وسط بحر ہی میں غرق ہو جائے گی۔ یہ دریافت کرنا بھی موجب طمانیت ہے کہ [illegible] کے لوگ صرف تجویز پاس کرنے پر اکتفا نہیں کرنی چاہتے بلکہ اسے عملی صورت میں لانے کے لیے اپنے [illegible] کرنا چاہتے ہیں۔ اے کاش سارے ملک میں اسی معقول خیال کی طرح [illegible] ہو جائے!

یوم سالگرہ سلطانی کے مفید کام!

دولت عثمانیہ کے وفادار عقیدت مند باقاعدہ ہر سال جناب سلطان المعظم کی سالگرہ کے روز محض تفریح و انبساط کے جلسے اور دعاء و شکرگزاری کی مجلسیں منعقد کرنے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ بعض مفید قومی و ملکی کاموں کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سالگرہ کے دن ترکی قلمرو میں حسب ذیل مفید کام سرکاری و پرائیویٹ طور پر انجام دیئے گئے (۱) [illegible] میں (۳۰) نو تعمیر مکانات میں مہاجرین کو [illegible] (۲) الفقرہ میں ایک ملکی مدرسہ کا افتتاح ہوا (۳) [illegible] میں نیا زراعتی [illegible] اور شفاخانہ کا بنیادی پتھر رکھنے کی مبارک رسمیں عمل میں آئیں (۴) [illegible] کی بسم اللہ ہونے کے علاوہ ایک [illegible] شفاخانہ کی بنیاد پڑی (۵) [illegible] اسٹیشن کے قریب (۲۰۰) گھروں کا ایک بڑا قصبہ بننا شروع ہوا (۶) [illegible] مہاجرین کے [illegible] آباد کیے گئے اور باقی شہر میں ایک مدرسہ قائم کیا گیا (۷) شریف مکہ [illegible] حجاز کی طرف سے صدر اعظم کے نام یہ تار وصول ہوا کہ [illegible] کا کام بڑی سرگرمی سے جاری ہے اور حاجیوں کو [illegible] کی [illegible] شکایت نہیں۔

آئندہ زرعی و صنعتی نمائش!

انتظام نمائش کلکتہ کے متعلق جو سب کمیٹی [illegible] تحقیقات قائم ہوئی تھی اسے اپنی [illegible] رپورٹ میں [illegible] زراعت [illegible] کا طریقہ [illegible] جنگلات [illegible] کے متعلق [illegible] سرکاری [illegible] اخیمنٹ کے نمائش کنندگان کی وصول ہو چکی ہیں۔ جو اصحاب صنعت و حرفت سے دلچسپی لیتے یا امور زراعت انجام دیتے ہیں انہیں ضرور اواخر دسمبر میں نمائش [illegible] دیکھنے کے لیے عازم کلکتہ ہونا چاہیے۔

طرابلس الغرب

اگرچہ طرابلس کے [illegible] جنات کا جھگڑا فرانسیسی حکومت سے بخوبی طے پا گیا ہے لیکن بنظر حفظ ماتقدم حکومت عثمانیہ اس اراضی کے سامنے والے مورچوں کو بھی اب جنگی حیثیت سے مستحکم بنانا چاہتی ہے۔ چنانچہ ایک ترکی سپاہ اسی غرض سے طرابلس روانہ کی ہے کہ وہ مقام "جنات" کی سرحدی لائن پر چھاؤنی قائم کرے۔ طرابلس سے [illegible] اسی جانب ارسال ہوئی ہیں "[illegible]" کے علاقہ میں بھی جنگی استحکامات کی ایسی ہی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ [illegible] لکھتے ہیں کہ [illegible] کے فرانسیسی حکام [illegible] کے راستے آنیوالے [illegible] تاجروں کو روک کر [illegible] میں لانے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ لیکن سوداگر مال کی نکاسی ہونے سے مجبور ہو کر خود طرابلس ہی کا رخ کرتے ہیں۔

ملایا میں ہندوستانی

کسی دوسری جگہ ایک چٹھی "جزائر ملایا میں ہندوستانی مزدور" کے عنوان سے درج کی جاتی ہے۔ جو ملایا سے وصول ہوئی ہے۔ اور ایک معاملہ فہم محب وطن کی لکھی ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی مزدوروں درزیوں حجاموں وغیرہ دستکاروں اور کاریگروں کے لیے وہاں قسمت آزمائی کا اچھا موقع ہے۔ اور انہیں اپنی محنت کی بڑی معقول مزدوری مل سکتی ہے۔ لیکن اسی چٹھی سے یہ افسوسناک بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ ملایا میں ہندوستانی اپنی قومی عزت قائم نہیں رکھ سکتے۔ اور غیر قوموں کی نظروں میں ذلیل ہوتے جاتے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر رنجدہ امر یہ ہے کہ وطن سے اتنی دور نکل کر بھی وہ اپنے تعصب و تنگخیالی کو خیر باد نہیں کہتے۔ اور دل کھول کر بھائیوں کی طرح نہیں رہتے۔

کیپ کالونی پر بوئروں کی تاخت

جو صاحب [illegible] جنگ [illegible] کے وقت سے اخبار پڑھنے کے عادی چلے آتے ہیں اور [illegible] برسوں بعد تک بھی [illegible] کے خونخوار کارنامے اخباری صفحات میں پڑھتے رہے ہیں انکے لیے یہ خبر [illegible] نامی ایک بوئر سردار کا قزاقوں کی ایک مختصر جماعت کے ساتھ انگریزی علاقہ کیپ کالونی پر تاخت اور بوئر کسانوں کا اسکے ساتھ [illegible] تعجب انگیز بات نہیں ہے کیونکہ [illegible] علاقہ میں [illegible] باقی رہ جاتا ہے۔ البتہ [illegible] ہندوستانی [illegible] سخت حیرت میں [illegible]

وہ یہ ہے کہ جس پرچہ میں [illegible] کی تاخت کی خبر چھپی ہے اسی میں چند سطر آگے بڑھ کر یہ تار برقی بھی شایع ہوا ہے کہ "مسٹر [illegible] کیمبل بینرمین نے ہوس آف کامنز میں بیان کیا کہ مجھے امید ہے کہ ٹرانسوال میں قائم مقام حکومت رائج کرنے کے لیے شاہی فرمان اسی مہینے میں نکل جائیگا"۔ واقعی تاخت و بغاوت کے بعد بھی بوئروں کو [illegible] حکومت کا اطمینان دلایا جانا انگریزی قوم کی عالی حوصلگی [illegible] فیاضی اور بوئروں کی کمال خوش نصیبی پر دال ہے۔ مگر ہندوستانی رعایا کے یہ سمجھ میں آنا [illegible] ہے کہ کیوں انکی مسلسل وفاداری و عقیدتمندی صدی کے بعد بھی انکے حق میں بوئروں سے [illegible] نتائج پیدا کرنے سے قاصر ہے؟

بندر چاٹگام کی تجارت کا فروغ!

"مشرقی بنگال اور آسام" کا نیا صوبہ قائم کرنے سے بندر چاٹگام کی نسبت جو فروغ و ترقی کی امیدیں بندھی گئی تھیں وہ ایک سال کی کارروائی پر نظر کرنے سے مزید ترقی پاتی اور آئندہ جلد پوری ہوتی نظر آتی ہیں۔ چنانچہ بندر کو [illegible] کی جو رپورٹ حال میں شایع کی ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ بندرگاہ کو وسعت دینے اور [illegible] کا مسئلہ آجکل منتظمین کے پیش نظر ہے اور وہ اپنی تمام تر توجہ اس امر پر مبذول کر رہے ہیں کہ ریلوے لائن [illegible] سکیموں کے لیے [illegible] گودیاں [illegible] یہ صوبہ کی تجارت درآمد و برآمد کا رخ کلکتہ سے اور طرف پھیرنے [illegible] سامنے کروڑوں روپے کی [illegible] ہر سال [illegible] جاتی ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اگر چاٹگام کے [illegible] پوری [illegible] میسر ہو جائیں تو یہ اپنے صوبہ کی بندرگاہ کو [illegible] غیر صوبے کو فائدہ پہنچانے پر آمادہ ہوں۔

کیا افسوس کے قابل نہیں؟

"ایک مسلمان لکھتے ہیں کہ" یہ باتیں کیا افسوس کے قابل نہیں کہ (۱) [illegible] علاقہ [illegible] سے [illegible] ہر سال [illegible] تعلیم کے لیے جاپان بھیجے جاتے ہیں مگر حیدرآباد ایسی عظیم الشان گورنمنٹ کو [illegible] سے فرصت نہ ہو (۲) [illegible] علیگڑھ کالج فضول دوڑتا پھرے۔ مگر [illegible] ایجوکیشنل کانفرنس [illegible] لائق طلبا کو جاپان بھیجنے کی بابت [illegible] کوئی جنبش نہ ہو [illegible] طلبا [illegible] (۳) ایک مسلمان فرمانروا [illegible] ہندوستان [illegible] ریاست [illegible] اور عورتوں کا سامان کیا جائے مگر [illegible] خالی خولی باتیں بنائے۔

ہوس آف کامنز کی گذشتہ نشست

[illegible] ہوس آف کامنز [illegible]

اجلاس برخاست کرکے چند ہی گھنٹے بعد پھر پونے تین بجے شروع کر دیتے سے معلوم ہوتا ہے کہ یونینسٹ فریق کو بربروں کو آپس کے جھگڑوں سے فائدہ اٹھا کر پھر اپنی طاقت کسیقدر جمع کر لینے کا موقع مل گیا ہے۔ اور گورنمنٹ کو بظاہر جو غلبہ رائے حاصل ہے وہ بخوبی مستحکم و قابل اطمینان نہیں رہا ہے۔ ورنہ ٹوری کے لیڈر کو رات بھر بحث جاری رکھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی اور وہ بالآخر ممبران کو کلوژر میں لا کر بہت جلد اس ناگوار حالت کا خاتمہ کر سکتا تھا مگر امید نہیں کہ اسبارہ میں انکی کوششیں جلد سرسبز ہو سکیں۔ کیونکہ کوئی زبردست و بااثر لیڈر نہ ہونے سے لبرلوں کو جو پریشانی سات آٹھ سال تک اٹھانی پڑی تھی۔ وہی مشکل اب یونینسٹوں کو درپیش ہے جنکے دو سربرآوردہ لیڈروں مسٹر بالفور و مسٹر چیمبرلین میں پورا اتفاق نہیں۔

کیا یہ سچ ہے؟ لاہور سے ایک نامہ نگار ہمعصر "مسلم پیٹریٹ" مدراس کو لکھتا ہے کہ محمڈن ڈپیوٹیشن کو اراکین صوبجات متحدہ شملہ سے واپس آنے کے بعد بڑی سرگرمی سے اس کوشش میں مصروف ہیں کہ ایک قومی اخبار انگریزی زبان میں مشترکہ سرمایہ کے اصول پر نکالیں اور آل انڈیا محمڈن پولیٹیکل ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کی انکے ذریعہ سے اشاعت کریں۔ نامہ نگار مذکور نے لکھنؤ کا خبر کے اعلیٰ طبقوں میں اس کا ذکر سنا ہے کہ مولوی احتشام علی صاحب نامور رئیس لکھنؤ ایک انگریزی پرچہ کے جاری طریق پر چلانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ خبر سچ نکلے اور مجوزہ قومی پرچہ کے محرکین اپنی قابل قدر کوششوں میں کامیاب ہوں۔ یہ پرچہ اگر کافی سرمایہ و لیاقت کے ساتھ چلایا گیا۔ تو مسلمانان ہند خاصکر مسلمان باشندگان صوبجات متحدہ کے حق میں ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔

ایڈیٹران ولایت کی آمد رک گئی یہ خبر گو کسی قدر مایوسی مگر اطمینان کے ساتھ سنی جائیگی کہ مسٹر سٹیڈ اور ان کے رفقا کی رونق افروزی ہندوستان امسال ملتوی رہی اور غریب ہندوستان پندرہ بیس ہزار کے خرچ سے بچ گیا۔ کلکتہ میں جن اصحاب نے انکی خاطر مدارات کے لئے کمیٹی بنائی اور روپیہ فراہم کیا تھا انہیں چاہیے کہ وہ روپیہ کسی اور مفید کام پر لگا دیں۔ اور اگر اہل انگلستان کو معاملات و ضروریات ہند سے واقف ہی کرنا منظور ہے تو اسی خرچ سے دو لایق ڈیلیگیٹوں کو ولایت بھیج دیں۔ مگر بہترین تجویز یہ ہوگی کہ یہ رقم تعلیم ممالک غیر یا ترویج تعلیم صنعت کے فنڈ میں دے دیجائے۔

ہاؤس آف لارڈز کے خلاف معرکہ مسٹر سٹیڈ نے اپنے التوائے خرم کی جو وجہ بتائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان میں عنقریب ہوس آف لارڈز کے خلاف ایک زبردست معرکہ شروع ہونے والا ہے جسکی اہمیت و خطرے کو ڈیوک آف ڈیوونشائر جیسے بڑے خاندانی امیر بھی اپنی ایک گذشتہ سپیچ میں تسلیم کر چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جمہوری خیالات کے روبرو امرا کا اقتدار زیادہ عرصہ قائم نہیں رہ سکتا۔ ہوس آف لارڈز نے جدید مسودہ تعلیم کی صورت مسخ کر کے اپنے لئے ایک آفت مول لی ہے۔ اور رعایا کے بڑے حصہ کو اپنے خلاف برانگیختہ کر لیا ہے۔ یہ معرکہ گو بھاری پڑیگا مگر شاندار اور دوسرے ملکوں کے لئے سبق آموز ہوگا۔

پٹھانوں کی ہمدردی پٹھانوں کی زبردست قومی ہمدردی کی پرت ہے کہ [illegible] باہر کہیں بھی دبتی اور بعد مقام کا انکے جوش پر کچھ اثر نہیں ہونے پاتا۔ بلکہ کلکتہ میں بھی وہ اسی طرح پولیس یا دوسرے دبانے والوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جیسے جہلم یا راولپنڈی میں۔ چنانچہ ہر ماہ رمضان کو کلکتہ میں جب چند کابلیوں کی پولیس سے تکرار ہوئی۔ تو سارے پٹھانوں نے جمع ہو کر اپنے ہموطنوں کو مدد دی اور روز بازار پولیس کو مار بھگایا۔ بعد میں صاحب ڈپٹی کمشنر پولیس کی سنجیدگی و مصلحت اندیشی سے جھگڑا رفع دفع ہو گیا۔

مصر میں قیام پارلیمنٹ کی تحریک

لارڈ کرومر بالقابہم نے ماہ رواں میں اپنی تقریر ضیافت گلڈ ہال میں مصر کے متعلق جس پالیسی کا اظہار فرمایا ہے۔ اُس کے سلسلہ میں آزاد خیال و انصاف پسند مدبرین انگلستان کو یہ دریافت کر کے مسرت ہونی چاہیئے کہ مصر میں قیام پارلیمنٹ کی ضرورت پر لوگوں کا خیال آہستہ آہستہ رجوع ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ نامہ نگار مصر اوبزرور تحریر کرتا ہے کہ:- اب مصر میں خود مختار شخصی حکومت کی مضرتیں پوری طرح ظاہر ہو چکی ہیں۔ اور مصر و انگلستان دونوں ملکوں کے عام و خاص لوگوں پر یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ خود مختار حکمران خواہ کیسا ہی خواہان عدل و انصاف کیوں نہ ہو۔ مگر وہ ملک کا حسب دلخواہ انتظام نہیں کر سکتا۔ اس لیے مصر کی حالت درست کرنے کے معنی یہ ہونگے کہ اُسے نیابتی حکومت عطا کیجائے۔ اور حضور ملک معظم انگلستان کے اس زرین قول کے سمجھنے ... جسقدر انگلش ... دیں کو پارلیمنٹری حکومت عطا کی۔ وہ بہت خوشحال و ترقی یافتہ ہو گئی ہیں۔ مصر کو متمتع ہونیکا موقع دیا جائے۔ مصری قوم کی آئندہ زندگی و خوشحالی کا مدار اسی قایم مقام حکومت پر ہے۔ اور اگر دولت انگلشیہ جاری بھی رکھنا ہے اور ہمکو ظالموں کے جنگل میں پھنسانا نہیں چاہتی تو اس کا عملی ثبوت اسی طرح مل سکتا ہے کہ وہ مصر کو پارلیمنٹری حکومت عطا کرے۔

سر آغا خاں کی صدارت کانفرنس

ہر حصہ ملک کے مسلمانوں میں یہ خبر کمال مسرت و اطمینان کے ساتھ سنی جائے گی کہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے آئندہ اجلاس ڈھاکہ کی پریسیڈنٹی کے لیے ہز ہائینس سر آغا خاں بالقابہم کا انتخاب عمل میں آیا اور ہز ہائینس ممدوح نے بھی اس قومی اعزاز کو جو دربار دہلی کی کانفرنس کے چار ہی سال بعد دوبارہ اُنہیں نصیب ہونے والا ہے۔ بخوشی قبول فرمایا۔ چونکہ انتخاب صدارت کا معاملہ مقام اجلاس کی منتظمہ کمیٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلیئے قدرتی طور پر یہ اُمید لگائی جاتی تھی کہ آنریبل نواب آف ڈھاکہ جو مشرقی بنگال میں مسلمانوں کے لیڈر ہیں اور اپنی روشن خیالی و قومی ہمدردی کے علاوہ جدید تعلیمی خدمات کے لحاظ سے ہر طرح صدارت کانفرنس کا استحقاق رکھتے ہیں اس منصب جلیل کو پُر کرینگے۔ مگر یہ امر نواب صاحب ممدوح کے قابل تحسین ایثار و عالی حوصلگی پر دال ہے کہ انہوں نے پریسیڈنٹ ریسپشن کمیٹی کی حیثیت میں اجلاس کے انتظام و اہتمام کا بار اپنے سر اُٹھایا۔ اور مسلمانان مشرقی بنگال کو ایک ایسے بلند پایہ و بیدار مغز لیڈر کے عالی خیالات سُننے کا موقع دیا۔ جسکی نظیر اس وقت ملک میں ملنی دشوار ہے۔ نواب صاحب ڈھاکہ اور دیگر بہی خواہان قوم کی مسلسل مساعی حسنہ سے اُمید ہے کہ ڈھاکہ کا اجلاس کانفرنس اُمید سے بڑھکر شاندار و کامیاب ہوگا۔

عثمانی تجارت

اخبار اقدام (ترکی) نے ایک طویل مضمون میں بڑی خوبی کے ساتھ عثمانی بحری تجارت کی کمزوری بیان کر کے سلطنت اور قوم کو اسکی درستی اور اصلاح حال پر توجہ دلائی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ سلطنت عثمانیہ کے بحری ... کی وسعت اپنے حسب حال بحری طاقت کی طلبگار ہے۔ بحری تجارت کی خدمت کا بڑا حصہ بادبانی کشتیوں اور جہازوں پر موقوف ہے۔ کیونکہ قریب قریب کے ساحلی مقامات پر مال کا لانا اور لیجانا انہی کشتیوں کا کام ہوتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے ایسی کشتیوں اور جہازوں کے لیے کافی تعداد کے محفوظ گھاٹ موجود نہیں ہیں جن میں طوفان کے وقت انہیں پناہ ملے۔ اسکے علاوہ بریں چونکہ جہازوں اور کشتیوں کے مالک تاجر لوگ نہیں ہیں اس لیے تجارت میں جس کفایت شعاری کی ضرورت ہے۔ اُس سے یہ لوگ بالکل ناواقف ہیں۔ وہ اپنی گرانی کرایہ و تاخیر سفر سے کاروبار کو پنپنے نہیں دیتے۔ حکومت سنیہ نے جہازرانوں کو بغرض مرمت سرکاری جنگلات سے مفت لکڑی کاٹنے کی اجازت دے رکھی ہے مگر جہازران اس استحقاق سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں اس لیے ضرور ہے کہ آئندہ انکے معتمد ہونے پر زیادہ زور دیا جائے۔ اور جہازی بیمہ کی ایک کمپنی بھی قایم ہو۔ اس سے دولت عثمانیہ کی بحری تجارت کو بڑا فائدہ پہونچے گا۔

بیجے ہاؤس میں چوری اور پولیس کی مستعدی

۱۹ نومبر کی شب کو تین چور منجملہ چار کے ٹھیک ایسے وقت پر گرفتار ہوئے جبکہ وہ مشہور تجارتی کوٹھی بیجے ہاؤس میں نقب لگا رہے تھے۔ انارکلی پولیس کی واقعی یہ نہایت مستعدی ہے کہ اس نے چوروں کو عین حالت ارتکاب جرم میں جا پکڑا اور کسی قسم کا نقصان پہنچانے کا موقع نہ ملنے دیا۔ جن چور عین موقع پر پکڑے آئے وہ رائے گنگا رام صاحب انسپکٹر تھانہ انارکلی نے اسی وقت موقع واردات پر آکر انکے بیانات لکھ لئے۔ افسوس ہے کہ چوتھا چور جو باہر دروازہ پر کھڑا تھا بھاگ گیا۔ مگر امید ہے کہ وہ بھی نہ بچے گا۔ رائے گنگا رام صاحب انسپکٹر کے انتظام حفاظت اور مخبری کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں پہلے ہی سے اسکی خبر پہنچ چکی تھی کہ فلاں جگہ چور نقب لگا رہا ہے اور واردات کا فلاں وقت مقرر ہے جسے روکنے کیلئے انہوں نے سفید کپڑوں والی پولیس کی کافی جمعیت گرد و پیش پھیلا رکھی تھی چنانچہ چور عین موقع پر مع آلات نقب کے گرفتار ہوئے۔ رائے گنگا رام صاحب کو انکی کامیابی پر دل سے مبارکباد دیجاتی ہے۔ اور شیخ محبوب علی صاحب مالک بیجے ہاؤس کو بھی جو اس آفت سے بچ گئے۔ ایسے موقعوں پر پولیس فرشتہ رحمت ثابت ہوتی ہے کہ گھر والے سوتے ہوں اور وہ انکے مال کی حفاظت کرے۔

بغداد ریلوے کی اہمیت

بغداد ریلوے لائن کی توسیع و ترقی کے ساتھ ساتھ اسکی سیاسی اہمیت دنیا پر منکشف ہوتی جاتی ہے اور وہ عظیم الشان تجارتی و پولیٹیکل فوائد لوگوں کے پیش نظر آتے جاتے ہیں۔ جو [illegible] کی تیاری کے بعد جرمنی اسکے عمل و دخل سے اٹھائے گا اور [illegible] حد سے ایشیائے کوچک سے ساحل عرب و ایران کے کاروبار پر اپنا اثر ڈالیگا۔ ایک تازہ تار برقی کے بموجب ان دنوں اخبار لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار پیرس نے بغداد ریلوے کے انگلستان فرانس و جرمنی کی مشترکہ ملکیت بنائے جانے پر زور دیا ہے۔ اور انگریزی پبلک کو ان خطروں سے آگاہ کیا ہے جو اس کے واحد جرمن اثر میں رہنے سے متصور ہیں۔ مگر نامہ نگار ٹائمز کی یہ کوشش اب "مشت بعد از جنگ" سے بڑھکر نہیں کہی جاسکتی اور اس سے بظاہر سوائے حسرت و افسوس کے اہل انگلستان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ لبرل پارٹی کو مسٹر بالفور کی گورنمنٹ کی نہایت فاحش عاقبت نااندیشانہ غلطی کے ظاہر کئے جانے سے ہر دلعزیزی کا کسیقدر فائدہ حاصل ہو جائے۔

افسوس اور پشیمانی اگر در حقیقت اس بارہ میں لبرلوں کی گورنمنٹ بھی [illegible] یا وہ خوشگوار یا مستحکم نہیں ہے

کیونکہ جب پچیس سال قبل مسٹر بالفور کی گورنمنٹ نے جرمنی کی اور فرانس سے نالیدہ اٹھانے کا موقع تھا تو بھی کھو یا اور انگریزی سرمایہ داروں کو مجوزہ بغداد ریلوے میں روپیہ لگانے کے متعلق کچھ اطمینان نہ دلایا تو لبرل نے بھی اسپر کوئی زبردست نوٹس نہیں لیا تھا بلکہ ترکوں کی قدیم دشمنی کی بنا پر انکا رجحان بھی بغداد ریلوے سے الگ رہنے کی سمت معلوم ہوتا ہے۔ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

انگریزی مفاد کے حق میں تو یہ بات ایک نعمت غیر مترقبہ ہوگی۔ اگر انگلستان کو کسی طرح بغداد ریلوے میں شریک ہونیکا موقع ملجائے مگر دیکھنا یہ ہے کہ آیا جرمن ڈپلومیسی بھی اب اس کی روادار ہو سکے گی

راجہ جہانداد خاں کا انتقال پر ملال!

سارے صوبہ سرحدی اور اکثر حصص پنجاب کے علاوہ متعدد سرکاری حلقوں اور افغانی جماعتوں میں یہ خبر نہایت اندوہ و ملال کے ساتھ سنی جائیگی کہ جناب راجہ جہانداد خاں صاحب سی آئی ای چیف آف کھکھر نے اپنی جاگیر خانپور ضلع ہزارہ میں خلاف توقع انتقال فرما کر یکایک ایک ایسی شاندار زندگی کا خاتمہ کیا جس کے عظیم الشان و قابل قدر کارنامے گزشتہ نصف صدی کے [illegible]

پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جنگ دوم افغانستان لیکر جبقدر مذہبی پیشوا تاشتی لاہور کی گذشتہ سیاحت تک پہنچے ہیں۔ یہ کہنا کسی طرح غلط نہیں کہ راجہ صاحب کی وفات سے جنکی حسرت انگریزی اُس کے عین عید کے دن معلوم ہونے سے کئی درجہ بڑھ جاتی ہے۔ دست برد اجل نے صوبہ سرحدی کو ایک ایسے گرامی منش عالی صفات بزرگ کی ذات بابرکات سے محروم کر دیا جسکی نظیر ادھر کے علاقے میں ملنی یقیناً محال اور تمام ہیں پیدا ہونی بہت دشوار ہے۔

راجہ صاحب مجمع محاسن تھے!

راجہ صاحب مغفور درحقیقت مجمع محاسن اخلاق و منبع مکارم اخلاق تھے۔ اُنہوں نے اپنی خدمات جلیلہ سے گورنمنٹ کی نظر میں خاص عزت پیدا کی تھی۔ اور راجہ صاحب از دل سے خلائق کی فایدہ رسانی و اہل علم کی قدردانی کا کام لیا تھا۔ اُنکی نثر سے جیسے شوق عبادت کا حال اس سے معلوم ہے کہ اعلیٰ شان تحریر و گلکاری کا جو ایک کلام مجید اُنکے پاس تھا۔ اُسے اُنہوں نے سفر و حضر میں ہر وقت ساتھ رکھا۔ اور دس دس پندرہ پندرہ ہزار کے او فروں پر بھی اُسکا الگ کرنا گوارا نہ کیا۔ تصوف کا اُنہیں لیا ستھرا اور اچھا مذاق تھا اور اُس کے مطابق آیات۔ حال و بیشتر اشعار سے ایسے عجیب و غریب معانی نکالتے تھے کہ زاہد و عالم کے پیشواؤں اور پیرزادوں میں یہ بات دیکھنے میں نہیں آئی۔ آغاز سال رواں میں اُنہوں نے مولانا حافظ شیرازی کے مشہور شعر "آن تلخ وش الخ" کی شرح ایسے لطیف پیرایہ میں پیسہ اخبار میں چھپوائی تھی کہ بڑے بڑے صوفی عش عش کرتے تھے۔ اُنکی تاریخی معلومات خصوصاً بعض متنازعہ فیہ مسائل کی تحقیقات بھی بڑی قابل قدر تھی جس سے اگر ملک و قوم کو فایدہ اُٹھانے کا موقع ملا تو راجہ صاحب کا احسان مدتوں یادگار رہیگا۔ بیشک۔ اُنکی اعلیٰ درجہ کی سرکاری خدمات کا احسان مدتوں یادگار رہیگا۔ بیشک اُنکی اعلیٰ درجہ کی خدمات و خیر خواہی کا بھی نتیجہ ہونا چاہئیے تھا کہ بموجب ایک خاص تازہ تار برقی موصولۂ دفتر ہٰذا کے سر ہیرلڈ ڈین چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے اُنکی وفات پر نہایت گہرا افسوس ظاہر کیا۔ اور بہت سے یورپین حکام اعلیٰ اور دیسی معززین نے تاسف و ہمدردی کے تار بھیجے تھے کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

سلطان المعظم کی صحت

خدا کا شکر ہے کہ نہ صرف مصر و قسطنطنیہ بلکہ یورپ کے تازہ اخبارات بھی سلطان المعظم کا مزاج ہر طرح درست ہونے کی پوری تصدیق کرتے ہیں۔ اور جو ناگوار و دلشکن افواہیں بعض معاندین نے اعلیٰحضرت ممدوح کی صحت کے متعلق اُڑائی تھیں اُنہیں سراپا غلط قرار دیتے ہیں۔ مشہور جرمن اخبار فرانکفرٹ زیٹنگ نے لکھا ہے کہ اُس کے نامہ نگار قسطنطنیہ نے ڈاکٹر بیر معالج سلطانی سے اُنکی روانگی سے قبل ملاقات کی۔ تو ڈاکٹر موصوف نے فرمایا کہ سلطان المعظم اب ہر طرح تندرست ہیں اور اُنکو آیندہ علاج کرنے کی ضرورت نہیں۔ ڈاکٹر موصوف نے بعض اخبارات کے اس بیان کی بھی تردید کی کہ وہ (ڈاکٹر بیر) جلالتمآب کو خدانخواستہ شدید و لاعلاج مرض میں مبتلا بتاتے ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے بیان کیا۔ "میں اپنے فرائض کے لحاظ سے عام لوگوں کو مطلع کرتا ہوں کہ سلطان المعظم کی ناسازی طبع درحقیقت صرف یہ تھی کہ اُنکے مثانہ میں نزلہ کا خفیف اثر ہو گیا تھا اور اسکی وجہ وہ سخت زکام تھا جس کا ابتدائی علاج بخوبی نہ ہو سکا"

تجارت اور اخلاق

جب نپولین اعظم نے اہل انگلستان کو بنیوں کی قوم سے ملقب کیا تھا تو انگلستان کے لوگ بہت بگڑے تھے مگر پچھلی نصف صدی میں برطانیہ کی تجارت نے جو حیرت انگیز ترقی کی ہے اور جس طرح وہ دنیا پر چھا گئی ہے اُس کے دیکھنے سے پتہ لگتا ہے کہ نپولین کا قول گو اُس وقت بنظر تحقیر استعمال کیا گیا ہو مگر تھا وہ معنی غلط نہیں تھا۔ کیونکہ دنیا میں سب سے بڑھکر ذی اقتدار و دولتمند ہونے کے باوجود تک انگریز ہر ایک ایسا کام

کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں جس سے تجارتی فوائد مقصود ہوں۔ قومی حیثیت سے انگریزوں نے دنیا بھر میں تہذیب و شائستگی پھیلانے اور بھٹکی ہوئی بھیڑوں کو راہ راست پر لانیکا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ مگر تجارتی حیثیت سے وہ لوگوں کو اُن کے معتقدات باطلہ کی پیروی میں بڑی مدد دیتے ہیں اور مالی منفعت کے روبرو اخلاق اور مذہب کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔

بُت کہاں سے آتے ہیں! چنانچہ جیسا کہ ایک سپیکر نے شہر بلاکیوان میں بیان کیا ہے۔ بُت پرست قومیں جن مورتوں کو اپنا دیوتا قرار دیتی اور پوجتی ہیں۔ وہ برمنگھم کے کارخانوں میں بڑی صفائی کے ساتھ تیار ہوتی اور وہاں سے بکتی ہیں۔ اسی طرح انگریزی تجارت کی معرفت جرمنی و ہالینڈ سے اوتا رکی رنگین و نظر فریب تصویریں برآتی ہیں اور بعض مذہبی عقائد کی تصویریں مانچسٹر کے کپڑے کے تھانوں پر نگائی اور سگرٹ و دیا سلائی کے بکسوں پر خوشرنگ کے ٹھپوں اور ہزار ہا دوسری روزمرہ کے استعمال کی چیزوں پر چھاپی جاتی ہیں۔ یہ بنیا پن نہیں تو اور کیا ہے؟ افسوس ہے کہ استحصال زر کی خواہش نے انگریزوں کو نا جائز طریقوں سے روپیہ کمانے پر کیسا دلیر کر رکھا ہے؟

عالم نسواں

امیر کابل کی "ہندوستانی ملکہ":۔ ہز ہائینس امیر حبیب اللہ خان صاحب والی کابل کی چار بیویاں ہیں۔ انمیں سے ایک ہندوستانی ہیں۔ جو یوسف خان بارک زئی کی صاحبزادی ہیں۔ حرم سرا میں وہ "ہندوستانی ملکہ" کے نام سے مشہور ہیں۔ اُن کے بطن سے ایک بیٹی پیدا ہوئی ہے وہ تعلیمیافتہ حسین اور باحیا لیڈی ہیں۔ انہوں نے ایک ہندوستانی کتب میں تعلیم حاصل کی تھی۔ وہ پڑھی لکھی ہیں۔ گانا جانتی اور پیانو بجا سکتی ہیں۔ وہ افغانستان کے سیاسی حالات سے واقف ہیں۔ جیسی کہ وہ امور خانہ داری میں ماہر ہے۔ وہ حکمران افغانستان یا اُسکی رعایا اُسکے انتظام حکومت کو پسند نہیں کرتی۔ جب امیر صاحب کو اسبات کی اطلاع ہوئی۔ تو وہ اُنکی چاہتی بیوی بن گئی عورت کھو بیٹھیں۔ اب وہ درجہ دوم کی بیوی خیال کیجاتی ہیں۔ علمائے دین نے امیر صاحب کو چار بیویاں رکھنے کی اجازت دیدی ہے۔ "ہندوستانی ملکہ" کو انکی ہزار روپیہ سالانہ الاؤنس ملتا ہے اور سب سے بڑی بیوی کو جو چاہتی بیوی ہے۔ ایک لاکھ روپیہ سالانہ دیا جاتا ہے۔ درجہ سوم کی بیوی کو بیس ہزار اور درجہ چہارم کی بیوی کو چودہ ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ چاہتی بیوی کے پاس کپڑے سینے کی مشین ہے جس سے وہ اپنے بچوں کے کپڑے خود تیار کرتی ہیں۔ "ہندوستانی ملکہ" شاہی نسل سے ہیں۔ اسلیئے وہ شاہانہ طریقے سے رہتی ہیں۔ وہ ایک بہت بلند حوصلہ خاتون ہیں۔ اور انگریزی کپڑے پہنتی ہیں جو تیس برس پیشتر پہنے جاتے تھے۔ امیر صاحب عورتوں کے لباس میں بڑی سختی برتتے ہیں۔ انکا خیال ہے کہ عورتوں کو اپنا حسن کو چھپانا چاہیئے۔ نہ کہ اسے دوسروں پر ظاہر کرنا چاہیئے۔ تین برس ہوئے امیر صاحب کو معلوم ہوا کہ عورتیں اپنے خط و خال کی موزونیت کا ایک خطرناک استعمال کرتی ہیں اُسی وقت حکم دیا کہ سفید برقع کی بجائے خاکی پہنا جائے اور اس کے خلاف دیکھا جائے تو پچاس روپے جرمانہ کیا جائے اس پر نوجوان عورتوں نے بہت واویلا کیا۔ اور فرمان پر ہزار بار لعنت بھیجی۔

ٹمپرنس کانفرنس ممالک متحدہ کی عیسائی عورتوں کی ٹمپرنس کانفرنس کا سالانہ جلسہ بمقام لکھنؤ ہوا۔ صدر انجمن مسز بلیر بیٹر پرنسپل کرسچین کالج برائے خواتین کانپور۔ بریلی گونڈہ لکھنؤ اور منصوری کے ڈیلیگیٹ بھی موجود تھے۔ مسز لوز نے کالج ہال میں ایک عام جلسہ کے روبرو جس میں بہی شامل تھے تقریر کی۔ اور سائنس کی رو سے الکحل کی مضرتوں کا ثبوت دیا۔ اور کہا کہ الکحل کا استعمال بر حالت میں نقصان دہ ہے۔ اور حاضرین سے اس کے ترک کرنے کی درخواست کی۔

سر بیمفائلڈ فلر کے استعفے کے کاغذات

سر بیمفائلڈ فلر سابق لفٹنٹ گورنر صوبہ مشرقی بنگال و آسام کے استعفے کے کاغذات ۱۵ نومبر کو کلکتہ و لنڈن میں ایک ساتھ شائع ہو گئے ہیں۔ یہ کاغذات نہایت طول طویل ہیں جن میں سرکاری راپورٹیں وغیرہ صاحبان کی تعلیمی سرکلروں ۔ جو اپنے وقت پر کافی شہرت پا چکے ہیں۔ انسپکٹر مدارس حلقہ راجشاہی کی رپورٹ دربارہ خلاف ورزی مدارس سراجگنج۔ مسلیانان سراجگنج کی عرضداشت بخدمت صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم گورنمنٹ مشرقی بنگال کی یادداشت بنام کلکتہ یونیورسٹی رجسٹرار سے ہوم سیکرٹری کی نیم سرکاری چٹھی اسی سر فلر کی اپیل بحضور وائسرائے چند تار برقیوں۔ لارڈ منٹو کے جواب اور سر فلر کی آخری چٹھی پر مشتمل ہیں۔ مگر چونکہ انکا بڑا حصہ مختلف صورتوں میں پہلے شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے صرف آخری حصہ جو استعفے کی وجوہ تشریح پر حاوی ہے۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مسٹر رسلے کی چٹھی سر بی فلر کے نام

نمبر ۱۳۱۰ - از شملہ - مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء نیم سرکاری منجانب ایچ ایچ رسلے اسکوائر سی ایس آئی سی آئی ای سکرٹری ہوم محکمہ دارنمنٹ گورنمنٹ ہند بخدمت آنریبل سر بیمفائلڈ فلر کے سی ایس آئی سی آئی ای لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگال و آسام۔

مشرقی بنگال کے معاملات میں سے گورنمنٹ ہند کو فی الحال اس درخواست پر غور کرنیکا موقعہ ملا ہے جو آپ کے چیف سکرٹری کی چٹھی بنام سنڈیکیٹ کلکتہ یونیورسٹی مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء میں سراجگنج کے دو پرائیویٹ مدارس کو یونیورسٹی سے الگ کرنے کے لئے تھی۔ گورنمنٹ ہند کا خیال ہے کہ اس اختلاف رائے سے سنڈیکیٹ میں یہ سوال پیدا ہو جائیگا کہ ان مدارس کے مالکوں کا کتنا قصور ہے۔ اور اگر سنڈیکیٹ نے ان مدارس کے الگ کرنیکا فیصلہ کیا یا ان مدارس کے لئے کوئی سزا تجویز کی تو اس سے عام بحث چھڑ جائیگی اور تقسیم بنگال اور صوبہ جدید کے انتظام پر سختی سے نکتہ چینی کئے جائیں گے۔ بنگال میں موجودہ عام جوش کے ہوتے ہوئے گورنمنٹ ہند اس امر کو نہایت مناسب سمجھتی ہے کہ اس قسم کے مباحث پیش نہ آئیں۔ گورنمنٹ ہند کو اس امر سے انکار نہیں ہے کہ طلبا کا فعل نہایت مفسدانہ تھا اور کم از کم بعض اساتذہ نے اس سے اغماض کیا تھا۔ گورنمنٹ ہند اس خطرناک حالت سے بخوبی واقف ہے جو طلبا نے مدارس بنگال کی حرکات سے پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن با این ہمہ گورنمنٹ ہند کا خیال ہے کہ ان مدارس کے الگ کر دینے جانے سے خواہ کیسی ہی تعلیمی فوائد حاصل ہوتے ہوں لیکن یہ سخت مشکوک ہے کہ ایسے عام جوش کے وقت میں جب کہ اساتذہ و طلبا سے مدارس تک نے لیٹ آپ کو پولیٹکل تحریکوں سے وابستہ کر لیا ہے۔ اس قسم کی کارروائی کوئی خاطر خواہ نتیجہ مترتب کرے گی۔ ان وجوہ سے میں آپ کو مدارس کے الگ کرنے کی درخواست مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء کے واپس لئے جانے کی موزونیت کی جانب توجہ دلاتا ہوں۔

سر جے بی فلر کی اپیل حضور وائسرائے کی خدمت میں

کیمپ باریسال - مورخہ ۱۵ - جولائی ۱۹۰۶ء - منجانب سر جے بی فلر کے سی ایس آئی سی آئی ای لفٹنٹ گورنر بخدمت ہز اکسیلنسی وائسرائے۔

میں یور اکسیلنسی کو سنکہ چٹھی کی نسبت جو مسٹر رسلی کی جانب سے میرے پاس پہنچی ہے تکلیف دینے کی جرات کرتا ہوں۔ جن دو اسکولوں کا انہوں نے حوالہ دیا ہے ان اسکولوں نے نہایت مفسدانہ طریقہ اختیار کیا تھا۔ طلبہ شہر کی تجارت میں مخل ہوتے تھے۔ اور انہوں نے بلا کسی وجہ اشتعال کے ایک یورپین پر حملہ کیا تھا۔ اسکول کمیٹی نے ان طلبا کے نام خارج کرنے سے انکار کیا تھا۔ اس قسم کے مدارس کو یونیورسٹی سے الگ کر دینے کی تحریک سررشتہ تعلیم نے کی تھی۔ میں نے اس تحریک کو اپنی سفارش کے ساتھ یونیورسٹی کو بھیج دیا تھا۔ جب یہ تحریک یونیورسٹی میں پہنچی تو بہر مناسب تصفیہ کے لئے درخواستیں گذرنے لگیں۔ میں نے ان

درخواستوں کو بخوشی قبول کرکے اس شرط پر اُس تحریک کو واپس لینا منظور کیا کہ طلبہ سے خفیف جرمانہ دلا یا جائے اسکا فیصلہ ہوچکا تھا کہ کلکتہ کے لیڈر بیچ میں کود پڑے اور انہوں نے اسکول کمیٹی کو بھڑکا دیا۔ اس کے متعلق خط وکتابت یونیورسٹی سنڈیکیٹ کے روبرو ہے۔ ان مدارس کے الگ کئے جانے میں کسی قسم کی سختی مدنظر نہیں تھی میں نے اسکے عوض میں ایک نئے گورنمنٹ اسکول کے قایم کرنے کا انتظام کر لیا تھا۔ اور اگر وہ الگ ہونے کے بعد بھی اپنی گذشتہ غلطیوں کا اعتراف کر لیتے تو اس میں کچھہ اٹک نہیں کہ میں ان کے مکرر الحاق کی کوشش کرتا۔ اس معاملہ میں اپنی کارروائی کو واپس لے لینے کا نتیجہ ہوتا کہ اس سے تعلیم کو کوئی فائدہ پہنچتا نہیں بلکہ کلکتہ کے اُن لوگوں کو شہ ملتی جو تقسیم بنگال کے مضرات دکھا کے لئے میری گورنمنٹ کے راستہ میں مشکلات حائل کرتے ہیں۔ اس سے آیندہ کچھہ عرصہ کے واسطے ہمارے مدارس کی حالت تنزل پذیر ہوجائیگی۔ یور اکسیلنسی واقف ہیں کہ اگلی مراعات نے ایسے صرف اشتعال انگیز نتایج پیدا کئے ہیں۔ اس معاملہ میں میں نے اپنی ذمہ داریوں کا موازنہ نہایت صحت کے ساتھہ کیا ہے۔ میں موجودہ پولٹیکل حالت کی دشواریوں سے واقف ہوں۔ میرا فرض ہے کہ میں یور اکسیلنسی کی گورنمنٹ کی تا بمقدور مدد کروں۔ اور ذاتی عزت اور سود کی مطلق پروا نہ کروں۔ لیکن میرا یقین ہے کہ اگر اس معاملہ میں میں نرمی اختیار کروں تو میرا اثر اس قدر ضعیف ہوجائیگا۔ کہ میں داب حکومت کو بالکل قایم نہ رکھہ سکونگا جو اس سمت میں امن عامہ کے قیام کیلئے بدرجہ غایت ضروری ہے۔ بنابریں یور اکسیلنسی سے میری گذارش ہے کہ ان احکام پر مکرر غور فرمایا جائے اور اگر ان احکام کو نفاذ دینا میرے لئے ناگزیر ہو تو میرا استعفا منظور فرمایا جائے مجھے نہایت افسوس ہے کہ اس نازک موقعہ پر میرے استعفے سے گورنمنٹ کو ضرور تکلیف ہوگی۔ لیکن جب میں نے اس امر پر غور کیا کہ اس تکلیف کا لحاظ کرکے میرا یہ فرض ہے یا نہیں کہ ایسی حالت میں گورنمنٹ کی خواہش کی تعمیل کروں خواہ نتیجہ کچھہ ہی ہو۔ تو میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ سلطنت کا فائدہ اسی میں ہے کہ بجائے اس کے کہ ایک لفٹنٹ گورنر بدنام ہوکر رہے۔ یہ مناسب ہے کہ کوئی دوسرا لفٹنٹ گورنر مقرر کیا جائے۔ اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ حالت کی پیچیدگیوں میں اضافہ کرنے پر مجھے یور اکسیلنسی معاف فرمائیں گے۔ اگر یور اکسیلنسی کی رائے میں میں غلطی پر ہوں اور مجھے مدارس کے الگ کئے جانے کی سفارش کو واپس لے لینا چاہئے تو اس مضمون کی اطلاع بذریعہ تار آنے پر میں فوراً تعمیل کروں گا +

سر جے بی فلر کو حضور وایسرائے کا جواب

تار مورخہ ۲۸ - جولائی ۱۹۰۶ء - منجانب پرائیویٹ سکرٹری ہز اکسیلنسی وایسرائے بخدمت ہز آنر لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگال و آسام -

"آپ کی چٹھی موسومہ حضور وایسرائے مورخہ ۱۵ جولائی موصول ہوئی - ہز اکسیلنسی کو نہایت افسوس ہے - کہ آپ کی چٹھی کا جواب پہلے نہ دیا جاسکا - لیکن جن امور سے آپ متفق نہیں ہوسکتے - ان کی بنا پر آپ کا استعفا منظور کئے جانے کی درخواست نے ایسے سوالات پیدا کر دیئے ہیں جن پر قبل اس کے کہ حضور وایسرائے فیصلہ صادر فرمائیں چندے غور کی ضرورت ہے"

تار مورخہ ۳ - اگست ۱۹۰۶ء منجانب ہز اکسیلنسی حضور وایسرائے بخدمت ہز آنر لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگال و آسام :-

"چونکہ آپ کی چٹھی مورخہ ۱۵ جولائی نہایت اہم تھی اس لئے میں اسکا جواب جلد نہ دے سکا - نہایت غور وفکر کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں سابقہ احکام کی ترمیم نہیں کرسکتا - البتہ میں مجبور ہوں کہ نہایت افسوس کے ساتھہ آپ کا استعفا منظور کروں - ساتھہ ہی میں ان خدمات کو تہ دل سے مانتا ہوں جو آپ نے اس مشکل وقت میں انجام دیں - میں نے یہ سفارش کی ہے کہ

سپہر آپ کے جانشین ہیں اور میں نے اُن کو بھی ہدایت کر دی ہے ۔ کہ وہ چارج لینے کے متعلق آپ سے خط و کتابت کریں ۔ مہربانی کر کے اعلان تقرر تک اسے پرائیوٹ تصور فرمایئے ۔"

تار مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء منجانب آنریبل سر جے بی فلر کے سی ایس آئی سی آئی ای لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگال و آسام بخدمت ہز اکسیلنسی وائسرائے ۔ "میں یور اکسیلنسی کا شفقت آمیز الفاظ کے لئے ممنون ہوں یہ مناسب ہوگا اگر اندازاً مجھے یہ بتا دیا جائے کہ کب تک مجھے سبکدوش کیا جا سکیگا ۔"

مراسلہ مورخہ ۵ اگست ۱۹۰۶ء منجانب ہز اکسیلنسی وائسرائے بخدمت آنریبل سر جے بی فلر کے سی ایس آئی لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگال ۔

آپ کی چٹھی مورخہ ۱۵ جولائی موصول ہوئی ۔ جس سے مجھے نہایت افسوس ہوا ۔ میں نے ڈنلاپ اسمتھ کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ بذریعہ تار آپ کو مطلع کر دیں کہ چونکہ وہ نہایت ہی اہم تھا ۔ اسوجہ سے جواب فوراً نہیں دیا جا سکتا ۔ باور کیجئے ۔ کہ میں نے آپ کے اور اپنے مختلف فیہ امور پر نہایت غور کیا ہے ۔ اور میری رائے میں جیسی حالت آپ نے ظاہر کی ہے اُس کے ہوتے ہوئے نہایت نامناسب ہوگا اگر آپ سے اپنے عہدہ پر قائم رہنے کیلئے اصرار کیا جائے ۔ کیونکہ یہ نہ صرف ملک کے لئے بلکہ خود آپکے لئے غیر مفید ہے ۔ اس لئے میرے نے بذریعہ تار آپکا استعفا منظور کر لیا تھا ۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے ایسا کرنے سے مجھے کتنا صدمہ ہوا تھا ۔ کیونکہ مجھ سے زیادہ آپ کی طویل اور ممتاز سرکاری خدمات اور موجودہ مشکلات سے کوئی دوسرا واقف نہیں ہے ۔ آپکے پاس کام کرنے کے آلات بالکل نئے تھے اور آپ کا مقابلہ اُن لوگوں سے تھا ۔ جو نئے صوبہ کی گورنمنٹ کی راہ میں مشکلات حائل کرنی چاہتے ہیں ۔ میں اُن واقعات پر اپنے تاسف کا اظہار کرتا ہوں جو ہندوستان میں میرے آتے ہی پیدا ہو گئے ۔ صاحب وزیر ہند نے مسٹر ہیر کے تقرر کے متعلق اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے ۔ میں نے آج ہی مسٹر ہیر کو بھی تار دے دیا ہے ۔ سر انڈرو فریزر کے آنے تک بنگال کا چارج مسٹر سلیک لے لینگے ۔ میں نے ہرچند چاہا تھا کہ تقسیم کے متعلق جو عام جلسے آیندہ سہ شنبہ کو ہونیوالے ہیں اُس وقت تک آپ کے استعفے کو مخفی رکھوں ۔ لیکن بدنصیبی سے اخبارات اطلاع حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔ اور یہ ناممکن ہے کہ انہیں اس اطلاع کے استعمال کرنے سے روکا جا سکے ۔ اس لئے میں نے کل اعلان کر دینے کا ارادہ کر لیا ہے ۔ میں نہیں جانتا کہ آپ کی آیندہ کیلئے کیا تجاویز کیا ہیں ۔ لیکن اگر میں آپ کے کسی کام آ سکوں تو مجھے نہایت مسرت ہوگی ۔

سر جے بی فلر کا استعفا

مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۰۶ء ۔ منجانب آنریبل سر جے بی فلر کے سی ایس آئی لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگال ۔ بخدمت ہز اکسیلنسی وائسرائے ۔

میں یور اکسیلنسی کے لطف آمیز مراسلہ کا نہایت ممنون ہوں ہمیشہ ممکن ہے کہ کسی مصیبت کو فلسفیانہ نظر سے دیکھا جائے میں خیال کرتا ہوں کہ موجودہ حالت میں یہ ناگزیر ہے کہ جو شخص تقسیم بنگال کو پورا کرنے کے لئے منتخب کیا جائے وہ اس کوشش میں اپنی جان گنوائے ۔ یا یہ کہ وہ داب سلطنت کے قائم رکھنے کی کوشش سے دست بردار ہو جائے ۔ اس سے میری لئے غیر ہر دلعزیز ہونا یقینی تھا ۔ لیکن مجھے یہ زیادہ مناسب معلوم ہوا کہ اس مشکل کا مقابلہ کروں بجائے اس کے کہ برٹش حکومت کو بدنام یا پابند قانون قوم کو مبتلائے مصائب ہونے دوں ۔ یور اکسیلنسی کے مراسلہ کے آخری الفاظ مجھے جرات دلاتے ہیں کہ اپنے دو افسروں پر نظر الطاف کی سفارش کروں ۔ یہ دو مسٹر لوائن چیف سکرٹری اور مسٹر لی میو ہیر کمشنر ڈھاکہ ہیں ۔ میں اپنے تمام افسروں کی وفادارانہ خدمت کے لئے ممنون ہوں ۔ لیکن ان دو صاحبوں کا خاص طور پر ممنون منت ہوں ۔ اُن دونوں کی علمی عدم نظیری قابلیت لائق ہے اور ملک کے ہی خواہ ہیں ۔ مجھے بہت قلق ہوگا اگر میری علیحدگی میں انہیں بھی شامل سمجھا گیا ۔

مراسلات

جزائر ملایا میں ہندوستانی مزدور

کلکتہ سے وعہ روپیہ سنگاپور تک کرایہ جہاز اور سنگاپور سے دو روپیہ ملاکا تک جہاز کا کرایہ اور ملاکا سے بذریعہ ریل دو ڈھائی روپیہ میں یہاں پہنچ سکتے ہیں جابجا کام شروع ہے۔ معمار و نجار کے کام کو عہ روپیہ اور لوہار سنعہ روپیہ ماہوار اور قلی کو ۱۲ اور ۱۳ روپیہ ملتے ہیں سینے والے کو دو روپیہ روز سے کم اوسط نہیں بیٹھتا حجام بھی روپیہ روز سے کم نہیں کما تا ایک حجامت کی مزدوری دس سنت یعنے ۲ آنہ ہے۔ حجام تلاش کرنے سے بھی نہیں ملتا قلی اور دوسرے ہندوستانی آپس میں ایک دوسرے کی حجامت کرتے ہیں۔ یہ امر بھی جتا دینے کے قابل ہے کہ یہاں پہنچ کر پندرہ بیس روز کام تلاش ضرور کرنا پڑتا ہے۔ سب سے زیادہ قابل افسوس یہ بات ہے کہ ہمارے ہندوستانی بھائی غیر ممالک میں جانے پر دیگر اقوام شائستہ کو دیکھکر بھی سبق حاصل نہیں کرتے اور ایسے ایسے ناجائز وسائل سے روپیہ پیدا کرتے ہیں۔ کہ بد نام کنندہ نکو نامے چند کے مصداق ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص قوم کشمیری دو مسلمان سکنہ جھنڈراں ضلع امرتسر نے جو جی۔ ایس۔ آر ریلوے میں ٹھیکہ دار

ہیں۔ اسٹیشن کو لکماس میں جسکو آج تک بھی جیتے ہیں۔ شراب کی دوکان کھولی۔ اور کسی قسم کا عجب نہیں کیا۔ سکھ بھائیوں کی حالت اس سے زیادہ قابل افسوس ہے۔ کہ یہ لوگ خوب جیبہ پیدا کرتے ہیں۔ شام کیوقت شراب خانہ میں جا کر ان گلاسوں میں شراب پیتے ہیں کہ جن میں چینا۔ کلنگ اور تمام قومیں پیتی ہیں۔ کسی قسم کا امتیاز مذہبی یا طبیعت کی نفاست کا نہیں رکھا جاتا۔ چینا اور کلنگ مسلمانوں اور ہندوؤں کی متروکہ چیزیں کھاتے پیتے ہیں بلکہ چینا تو اس درجہ غلیظ ہیں۔ کہ جب ان کو پانی نہ ملے۔ تو اپنا ہاتھ کسی آلائش سے بھرا ہوا اپنی چٹیا سے دہو لیتے ہیں۔ گلاس دہو کر بھی شراب نہیں پیتے اس عمل پر بھی مسلمانوں سے سکھ صاحبان کا سلوک اچھا نہیں۔ مسلمانوں کو ایسی حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ اور ان کے حقوق تلف کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔

ایک اور بزرگوار بدایوں کے رہنے والے ابھی ہمکو ہیں ٹھیکہ دار اور علیگڈھ کالج کے تعلیم یافتہ ہیں۔ ان کا تکیہ کلام یہ ہے۔ کہ میرا مذہب جدید روشنی والا ہے۔ قرآن مجید کی نسبت وہ اپنا اعتقاد اسطرح ظاہر کرتے ہیں۔ کہ کیا قرآن مجید کا منجانب اللہ ہونا کسی خدائی رجسٹری سے ثابت ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کی ہدایت کے واسطے ایک اپنا طبع زاد قانون بنا دیا ہے فرشتے کوئی چیز نہیں ہیں۔ صرف ایک زبانی ڈھکوسلا ہے۔ سب سے قدیم مذہب آریہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ آجتک میں نے کسی علیگڈھ کے تعلیم یافتہ کے یہ خیالات نہیں سنے افسوس کہ اسی قسم کے چند اصحاب نے علیگڈھ کالج کی تعلیم کو بدنام کر کے بے علم اور سیدھے سادھے مسلمانوں میں بدظنی کا مادہ پھیلا دیا ہے۔ ان نادان دوستوں سے علیگڈھ کالج کے دانا دشمن ہزار درجہ بہتر ہیں۔ میری یہ تحریر کسی پرخاش یا ذاتی غرض پر مبنی نہیں ہے۔ یہاں ہندی بھائیوں کے برے کام دیکھکر دل جلتا ہے اور خدا سے دعا ہے کہ ان میں حب وطن و باہمی اتفاق اور اپنے اپنے عقائد کی پابندی کرا دے فرمائے۔

راقم

سید مہدی حسن سامانوی از بوکیپ جزائر ملایا

تاخت:۔ جنرل بوتھا نے اپنی خدمت کیپ گورنمنٹ کے حوالہ کرکے فریرا کو گرفتار کرنے میں مدد دی۔ چنانچہ فریرا کی جماعت کے تین آدمی جن میں اس کے بھائی بھی ہیں۔ گرفتار کئے گئے ہیں۔

نمایش مصنوعات ہند

بڑے دن کے ہفتہ میں کانگریس کے اجلاس کے سبب سے کلکتہ میں جو چہل پہل ہوگی۔ وہ تو ہوگی۔ مگر مصنوعات ہند کی نمایش بھی کچھ کم دلچسپی کا موجب ثابت نہ ہوگی جہاں ہزاروں آدمی اپنے ملک کی اشیاء کو ایک جگہ مجتمع دیکھنے جائیں گے۔ مفصل حالات کے لئے تو ایک دفتر درکار ہوگا۔ مگر ہم صرف اسی قدر جتا دینا چاہتے ہیں کہ اس نمایش کے حصے کتنے ہونگے۔ (۱) حرفتی اشیاء (۲) کپڑے (الف) روئی اور دھاگہ کی بنی ہوئی چیزیں۔ (ب) سوتی کپڑے (ج) ریشمی کپڑے (د) اونی کپڑے (ہ) اونی سوتی۔ یا ریشمی مخلوط کپڑے (و) کرگھے وغیرہ کے بنے ہوئے کپڑے (ز) سلائیوں سے بنے ہوئے کپڑے (ح) زردوزی لیس اور کشیدہ کی اشیاء (ط) مردوں۔ عورتوں اور بچوں کے کپڑے (ی) سنی اور سن کی اشیاء (ک) غالیچہ۔ قالین اور دری وغیرہ (ل) رسی اور رسی کی بنی ہوئی چیزیں (م) برتن اور ظروف (ن) دھات کے برتن (س) پتھر اور گلاس کی چیزیں (ع) ظروف چینی جن میں پاٹری۔ کلے ماڈل پلاسٹر سیمنٹ کا کام اور خوبصورت کام دار اشیاء (ف) ہڈی اور لکڑی کی اشیاء (ص) آرایشی اشیاء (ق) کارچوبی (ر) بانس اور بید کا کام (ش) جانوروں کی ہڈیوں کی زیبایشی چیزیں (ت) متفرق آرایشی چیزیں اور گھر کے استعمال کی اشیاء ہوائی کیمیکل اشیاء (۳) علمی کیمیاء (۴) کیمیائی مصنوعات (۵) مختلف قسم کی مصنوعات (۱)

لکھنے پڑھنے کے کام کی چیزیں (۲) جا تو چھریاں وغیرہ (۳) چرمی اشیاء (۴) برش وغیرہ (۵) ہندوستانی ہر قسم کی چیزیں سفری اور کیمپ کی اشیاء صیغہ تعلیم۔ لٹریچر سائنس اور آرٹ۔ عام کلیں۔ حفظان صحت کے متعلق چیزیں (و) صیغہ تعمیرات عامہ اور آمد و رفت کو وسائل کے متعلق چیزیں (ب) فنون لطیفہ (ج) سنگتراشی کے متعلق چیزیں (د) نقاشی (ہ) نقشہ کشی (و) متفرقات و زرعی اور جنگلات کی پیداوار (۱) زراعت (۲) جنگلات (۳) ڈیری اسکے سازی کے متعلق۔ معدنی اشیاء۔ ماہی گیری اور شکار (۱) ماہی گیری (۲) شکار۔ زنانہ حصہ نمایش میں ہندوستانی ستورات کے ہاتھ کی ہر قسم کی بنائی ہوئی اشیاء کے ہر قسم کے نمونے دکھائے جائینگے۔ کسی ذات۔ نسل یا قومیت کی تمیز نہیں کیجائیگی۔ چیزیں زنانہ حصہ نمایش کو بھیجی جائیں۔ ان کے اوپر لکھ دینا چاہیے کہ یہ چیزیں لیڈیز سکشن کیواسطے ہے۔

بنگال کا نیا انتظام

اخبار بابو پرائڈ نے اپنے ایک لنڈنی نامہ نگار کی طرف سے مضمون بنگال کے انتظام جدید کی بابت شائع کیا ہے۔ جس میں بنگالی بابوؤں کے موجودہ جوش و خروش کا خاکہ اڑایا گیا ہے۔ یہ مضمون نہ کوئی وقعت اگرچہ ایک گپ سے زیادہ نہیں۔ مگر مضمون نگار کی جدت و بلند پروازی کی داد دینی پڑتی ہے۔ انگلش بنگالی جوشیلے بابو اس سے عبرت

بگڑیں یا دیر پیسہ اخبار)

لنڈن میں ایک افواہ گرم ہے کہ بنگال کے انتظام سنسنی پیدا کرنیوالے تبدلات ہونیوالے ہیں۔ اتنک میں سر ولیم سنار اس افواہ کی تصدیق کرانے کے ناقابل رہا ہوں اس لئے میں اس افواہ کو بلا کم و کاست بھیجے دیتا ہوں۔

افواہ یہ ہے کہ مسٹر جان مارلے کے دلپر بنگال کی خواہشات حکومت خود اختیاری کا سب گہرا اثر ہوا ہے۔ اور وہ اسبات پر غور کرتے رہے ہیں کہ آیا ہندوستان کی ریاستوں کے مطابق حکومت خود اختیاری کرنا ممکن ہے یا نہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جب بجٹ والی تقریر میں مسٹر مارلے نے برٹش آئین کو ہندوستان میں کلیتہً رائج کرنیکی تجویز کو مضحکہ خیز قرار دیا تھا تو ان کے دل میں حکومت شاہی تھی۔ وہ اس لئے اہل بنگال کے لئے بادشاہی حکومت بہت ہی موزون سمجھتے ہیں۔ اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس آزاد اور وفادار ملک کا پہلا بادشاہ کون ہو۔ اس کے متعلق مسٹر بینرجی چند راور مسٹر سریندر ناتھ بینرجی کے نام بیان کئے جاتے ہیں۔ مگر ان کے خلاف یہ کہا جاتا ہے کہ وہ دونوں ایک خاص انتظام کے حامی ہیں۔ اور ایک فریق کے لیڈر ہیں۔ مگر اس اعلیٰ عہدہ کے واسطے بے تعصب اور رعایت نہ کرنے والا آدمی درکار ہے اس لئے اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے دوسرے حصہ سے کوئی بادشاہ لایا جائے۔ چونکہ بنگالیوں نے قومیت کا خیال پھیلانے میں بہت بڑا حصہ لیا ہے اس لئے وہ کسی ہندوستانی آدمی کو بادشاہ بنانے میں مطمئن نہ ہونگے اسکے

نیپال ... یہ بات تو عمر شہزادہ ملا یا جائے ۔ جس نے سند و فراغت
رہبیت حاصل کی ہو۔ اس لئے وہ اپنی شاہی حیثیت کو
ہوشیاری سے قائم رکھ سکیگا ۔ انڈیا آفس کے حکام نے مسٹر
... کو یقین دلایا ہے کہ نیپالی شہزادہ اپنے ہم وطنوں کے
ایک مضبوط بدرقہ کے ذریعہ سے بنگال پر حکومت کر سکیگا ۔
مجھے معلوم ہوا ہے کہ جب اس سے پہلے دربار نیپال سے اس
معاملہ میں استفسار کیا گیا تھا ۔ تو یہ کہا گیا تھا کہ شہزادہ کو
ہمراہ ایک زبردست بدرقہ جسے گورنمنٹ ہند منظور کرنے کو
رضی نہ ہوگی ہوگا ۔ بہت غور و فکر کے بعد یہ مناسب سمجھا گیا
ہے کہ بنگال کا بادشاہ ایسا شخص ہونا چاہیئے جو سپریم
گورنمنٹ کی امداد کے بغیر ہی بنگال پر حکومت کر سکے ۔
اب مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ نوجوان شہزادہ اپنے ساتھ
بمشکل بیس ہزار گورکھا سپاہ سے زائد سپاہ نہ لا سکیگا ۔
مسئلہ کے تعین پر بہت وقت صرف ہوگا جب تک اس کا پورا
فیصلہ نہ ہو جائے سرکاری طور پر کسی قسم کا اعلان
نہیں کیا جائیگا ۔ اس سے بیشتر یہ امر فیصل ہو چکا ہے
کہ سمندر کا کنارہ اور کلکتہ انگریزی انتظام کے زیر اثر رہے
تجارتی فواید اور کئی قسم کے کسی پولیٹیکل تجربہ کی خاطر نظر انداز
نہیں ہو سکتے ۔ سمندر کے ساحل کی حفاظت برٹش حکومت
ہند کے لئے ایسا ضروری ہے کہ کسی بنگالی راجہ کو خواہ وہ
کیسا ہی وفادار کیوں نہ ہو خلیج بنگالہ کا محافظ نہیں بنایا جا سکتا
اس لئے بنگال کا ساحل اور دریائی شہر موجودہ گورنمنٹ

کے زیر اثر رہیں گے ۔ بار بنگال کے ساتھ ملحق نہیں کیا
جائیگا ۔ دارجیلنگ کی بجائے ریاست نیپال کو کوئی اور
علاقہ گرمائی مقام کے واسطے دینا پڑے گا ۔ تمام معاملہ
اس وقت ایک ایسی حالت میں ہے کہ بنگال کی آئندہ
کی سرحد تک دینا بہت محال ہے ۔ کلکتہ اور ساحل کی حکومت
کے متعلق کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ۔
اندرونی انتظام کے متعلق بہت سی باتیں ہیں جن کے
متعلق عہد نامہ کرنا پڑیگا جب سند تیار ہو جائیگی ۔ تو
بندوبست منسوخ نہیں کیا جائیگا ۔ تاکہ شہزادہ کو ہر قسم
کے ٹیکس لگانے کا پورا اختیار حاصل ہوگا ۔ بعض حاکم
نیپالی راجہ سے اس بات کی ضمانت لینے کے خواہاں ہیں
کہ عام ٹیکس موجودہ طرح ٹیکس سے کسی حالت میں بڑھنے
نہ پائیں ۔ مسٹر ... نے کہا یہ ناممکن ہے کہ راجہ کے
اختیارات محدود کر دئے جائیں ۔ اگر آئندہ کی گورنمنٹ
برآمدی تعلیم ترقی حفظان صحت اور مزارعین کی حالت
کو درست کرنے کے واسطے بڑی بڑی رقوم عطا کرے تو
شاید ٹیکس بڑھانا پڑے ۔ اور ... مناسب ... نہیں معلوم
ہوتا کہ اس قسم کی اصلاحات کو عہد نامہ کے شرائط میں
روک دیا جائے ۔ علاوہ ازیں اگر بنگالیوں کو حکومت خود
اختیاری دیجائے ۔ تو ان کے حکمران کو مشرقی روایات کے
مطابق ٹیکس کے تعین کا اختیار ہی دیا جائے ۔ ہندوستان
میں جس قدر بے چینی پھیلی ہوئی ہے اس کا نصف

ہمارے بر ... خیالات ہیں جو اہل ہند کے درمیان ...
... سے خلاف پھیلائے گئے ہیں جن سے ہمارا حکمران کے
خیالات ہم سے بالکل مختلف ہیں ۔ اگر بنگالیوں کو
ٹیکس کے اضافہ کے خلاف شکایت ہوگی تو وہ خود
اپنے حکمران سے کہیں گے ۔ مجھے یقین دلایا گیا
ہے کہ ... بنگالی جو ہمیشہ سے ... بہت ... رہے
... اس رعایت سے ... خوش ہوں گے
... رعایت کو کوئی وزیر ... نہیں کر سکتا ... وقت
اس کے موافق ایک بڑی تعداد ... کی ... ہو
مگر مسٹر ... کے ... امید ہے کہ ... سے
وہ ہمیشہ جو معاملات ہند میں گہری دلچسپی لیتے ہیں
اس تجویز کو منظور کر کے حمایت کریں گے ۔ ... مسٹر
... سب سے زیادہ ... ہیں ... اور
خاصکر اہل بنگال اس معاملہ پر اظہار خوشنودی کریں
یہ ایک مسئلہ ہے کہ زبردست عام رائے ہند
ہرم گورنمنٹ کی پالیسی تبدیل کرا سکتی ہے ۔
(از ...)

میموریل ہال ۔ لدھیانہ میں ... کی ... کی یادگار میں
ایک میموریل ہال کھولا گیا ۔ افتتاح کی رسم ... العزیز
کرا دا ہوئی ۔ اس موقعہ پر بہت سے ہندوستانی انگریز ... اور ...
مشنری اور زنانہ مشنری لیڈیاں وغیرہ موجود تھیں ... ۔

ہندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ میں سے ایک کو بھی
فرضی ثابت کرنیوالے کو مبلغ پانچ سو
روپیہ انعام

جناب حکیم جگت سنگھ صاحب تسلیم آپکی دوائی
جریان پہنچی اور ایک پرانے مریض پر استعمال
کی گئی میں خوشی سے تحریر کرتا ہوں کہ آپکی دوائی
اکسیر بے نظیر ہے در حقیقت طلسم کا کام کرتی ہے
مریض بہت کمزور ہو گیا تھا لیکن اب تندرست
ہے ... آپکا شکریہ ادا کرتا ہے ۔
(...) ڈاکٹر ... سنگھ صاحب ... بنا نگر
... ٹنٹ
(۲) حکیم جگت سنگھ صاحب ! آپکی دوائی اکسیر
جریان در حقیقت نہایت مفید ثابت
ہو رہی ہے براہ مہربانی دو پیکٹ اور بذریعہ وی پی
ارسال فرماویں ... نام ارسال فرمائیے ... اگر ...
آپ کی دیگر ادویات کا استعمال کرانا چاہتا
ہوں ۔ فہرست ادویات بھی بھیجئے ۔
راقم ... صاحب ...

جریان کی لاثانی دوا

مشہور و معروف انگریزی ڈاکٹروں ۔ دیسی حکیموں معزز اخبارات کے ایڈیٹروں اور
دیگر معززین نے بعد تجربہ اس بات کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ دوائی مرض جریان
کے واسطے اکسیر اعظم ہے جریان کیسا ہی سخت اور پرانا کیوں نہ ہو مریض نہایت ہی
کمزور اور ہر قسم کے علاج سے مایوس کیوں نہ ہو چکا ہو اور تمام امیدیں نہ رہی ہوں
کیوں نہ کچھ ہو صرف ... کے استعمال سے مرض جریان بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے تمام
کمزوریاں رفع ہو جاتی ہیں اور آئندہ کمی کا اندیشہ نہیں رہتا ۔ باوجود بیشمار فوائد
کے قیمت بالکل تھوڑی رکھی گئی ہے قیمت ایک پیکٹ ایک روپیہ ۔

نوٹ

ایک پیکٹ اس مریض کے واسطے کافی ہے جسکو امراض سات سال سے زیادہ کا نہ ہو لیکن اگر
مرض سات سال سے زیادہ عرصہ کا ہو تو اس حالت میں پوری صحت کیلئے دو پیکٹ استعمال کرنے ہونگے

(۳) مکرم بندہ تسلیم !
قبل ازیں آپکے تین پیکٹ جس دست کی
لاثانی دوائی آپ سے طلب کی تھی ۔
واقعی دوائی مذکورہ بہت ہی ہمنت ... ثابت
ہوا ۔ اس لئے دوبارہ تکلیف دیتا ہوں
کہ براہ عنایت ایک دو پیکٹ اور بھیجدیجئے ۔
راقم جناب ... محمد صاحب ... دار
... متوسط ۱۲ ستمبر ...
(۴) مہربان من تسلیم آپ کے احسان کو کبھی نہ
بھولوں گا ... کی عمر گزاری ہے
اثر ... کہ ایک ...
آپ نے اس حالت میں ...
... اشتہاری حکیموں سے متنفر ہو گیا
... کو ... نے ... کو ... سے
... بالکل ...
کی ذات ... ایک ...
... کی ...
راقم ... صاحب ... گوا ...
... حصار ۔

بڑے بڑے قصبوں میں دیانتدار ایجنٹوں
کی ضرورت ہے ۔ کمیشن کا فیصلہ بذریعہ
خط و کتابت کریں ۔

حکیم جگت سنگھ گوانترہ مقام گجرانوالہ پنجاب

تمام خریداران ... اشتہار کا
حوالہ ضرور دیں ... اور ... خوشی
... فرماویں ۔

روئے زمین کی خبریں

ہندوستان

— وائسرائے کی پارٹی نے ریاست پونچھ میں خوب شکار کھیلا اور ۲۷ کالے ہرن مارے۔

— آسام اور برہما کے مابین تار درست ہوگیا۔

— سرجان وڈبرن کا بت کلکتہ میں بھی نصب ہوگیا۔

— برٹش ریذیڈنٹ حیدرآباد دکن نے ہزرائل ہائی نس لینڈ گریو آف ہیسی کو ڈنر دیا۔ حضور نظام بھی شریک تھے۔

— صاحب چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ تمام جج اور وکالت پیشہ لوگ عدالت کے وقت ایک خاص وضع کی بالوں کی ٹوپیاں پہنا کریں۔

— ضرب سکہ کے لئے گورنمنٹ نے ایک کروڑ ۸۳ لاکھ تولے چاندی اور خریدی ہے۔

— مشرقی بنگال کے غیر معمولی موسم سے سن کی کاشت کو نقصان پہنچا۔

— جملہ حصص تقسیمی سندھ میں ملیریا بخار پھیلا ہوا ہے۔

— ولایتی اخبارات کے ایڈیٹروں نے ہندوستان آنا ملتوی کردیا۔

— کالکا میں تیر فرنے کی مشق کرتے وقت کارتوس پھٹنے سے ایک سارجنٹ کا بازو اڑ گیا۔ اور ایک اور آدمی کا چہرہ سخت جھلس گیا۔

— شمالی ہند کے محکمہ پرمٹ کو سنہ ۱۹۰۵-۶ء کے اندر بمقابلہ سال ماسبق کے ۲۰۱۵۰۵ روپے کی کم آمدنی ہوئی۔

— لیجسلیٹو کونسل ڈھاکہ کا اجلاس سہ شنبہ کو ہونے والا تھا۔

— شاہ بویریا کے دو بھائی ہندوستان کی سیر کو آنے والے ہیں۔

— ۱۵ - نومبر کو حیدرآباد (سندھ) کی کچہری کلکٹری میں سخت آتشزدگی ہوئی۔ خزانہ جس میں ۷ لاکھ نقد اور ۲ لاکھ کے نوٹ تھے بچ گیا۔ باقی تمام کاغذات اور سامان مع عمارات کے جل گیا۔

— مسٹر لوبجی کاؤس جی بیرسٹرایٹ لا منیسی برما کو مکرر وکالت کرنے کی پریوی کونسل سے اجازت مل گئی۔ ہائی کورٹ نے جن کی سند بدچلنی کے جرم میں ضبط کرلی تھی۔

— مولمین میونسپلٹی کے کل ممبر گورنمنٹ کی جانب سے مقرر ہوں گے۔ کیونکہ ممبروں کا باہمی نفاق اسی کا مقتضی ہے۔

— جن دو طالب علموں نے مدراس میں امتحان کے پرچے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ نیک چلنی کے مچلکوں پر رہا ہوگئے۔ مگر سرکاری ملازم ماخوذ ہے۔

— آدھ آنے والے خطوط اور رسید کے متحدہ ٹکٹ تیار ہو کر نکل آئے ہیں۔

— ہندو کالج پٹیالہ کے کلکتہ یونیورسٹی سے الحاق کی کوشش ہو رہی ہے۔

— گیا کے سبزی فروشوں نے پولیس کی زیادتیوں سے تنگ آکر ہڑتال کر دی۔

— بمبئی کے جیل خانہ اور مرکری میں ہیضہ پھیلا ہوا ہے دو آدمی مرگئے اور ۷ زیر علاج ہیں۔

— ایسٹ انڈین ریلوے کے ورکشاپ واقع جمالپور میں پھر ہڑتال کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ کاریگروں سے دی ہوئی رعائتیں واپس لے لی گئیں۔

— تانگیل کے تجار نے سودیشی کو ترقی دینے کے لئے تجویز کیا کہ مستعد نوجوانوں کو تجارتی مقامات پر بھیجکر اس کے متعلق تجارتی رائیں طلب کرنی چاہئیں۔

— دارجلنگ میں چیچک زوروں پر ہے۔

— مصنوعات ہند کی نمائش

دو حرفی کانفرنس کے میدان میں تمام ہندوستان کے پہلوانوں کی کشتیاں۔ پچھیتی۔ بنکیتی۔ بنوٹ۔ پھکیتی کے کرتب دکھائے جائیں گے۔

والیسرائے بہادر نے باضابطہ طور پر والیان ریاست ہائے پنجاب۔ صوبجات متحدہ راجپوتانہ اور وسط ہند کو دربار آگرہ کی شرکت کے واسطے بلایا ہے ان کی تعداد ۵۴ ہے۔ مگر ۲۵ والی حاضر ہونگے۔

گزشتہ اتوار کو شملہ میں ایک نہایت براق شہاب ثاقب نمودار ہوا۔ جس کی روشنی سے تمام آسمان روشن ہوگیا۔ شمال سے آیا اور جنوب کی طرف چلا گیا۔ اس کے پھٹنے کی آواز اچھی طرح سنائی دی۔

جنرل ہسپتال بمقابل میدان اور نمائش گاہ کے سامنے کانگرس کا ایک بڑا پنڈال تیار ہو رہا ہے۔ کاریگر اور مزدور رات دن کام میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ پنڈال سب سے بڑا ہے جو کبھی کلکتہ میں تیار ہوئے ہیں۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلمان ڈیلیگیٹ اور یوروپین سیاح کثرت سے کانگرس پنڈال میں آئینگے۔

سیٹھ گوبند داس کا رنواس

اسٹریٹ نمبر ۶ میں ایک سودیشی بازار تعمیر کرنے والے ہیں اس پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ دو سو دوکانیں بنائی جائیں گی۔ ایک ہال سودیشی کے لیکچروں اور جلسوں کے واسطے بھی بنایا جائے گا۔

— ہز ہائینس [illegible] نے گورنمنٹ ہند کے ذمہ کا جو قرضہ ۲۰ لاکھ روپیہ لینے

لوکل و پراونشل

— لوکل ہمعصر شرمیون پر ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر ہوگیا ہے۔

— نگر کیرتن کا جلوس لاہور میں ۲۳ - نومبر کو نکلنے والا تھا۔

— راجہ جہانداد خاں صاحب کے انتقال پر سرہیرلڈ ڈین چیف کمشنر صوبہ سرحدی اور دیگر معزز یورپین افسروں نے بذریعہ تار اظہار تاسف کیا تھا۔

— رائے بہادر میلا رام اینڈ سنز نے بیچلر آف سائنس میں اول نکلنے والے طالب علم کو رلیا رام میلا رام میڈل کے نام سے ہر سال ایک طلائی تمغہ دئے جانے کے لئے یونیورسٹی کو ۲۹ سو روپے دئے ہیں۔

— پنجاب یونیورسٹی کا کانووکیشن کا جلسہ ۲۲ دسمبر کو ہوگا۔

— لاہور میں طاعون اور بخار کی شکایت چلی جاتی ہے۔

— حال میں باجوڑی میں سخت زلزلہ محسوس ہوا

— ہز ہائی نس مہارانی صاحب کپورتھلہ ولایت سے واپس آگئیں۔

— کشمیر میں ہیضہ کا زور ہے۔

ممالک غیر

— لارڈ ایلجن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سنٹرل افریقہ کے دیسیوں کو ٹرانسوال کی کانوں کے اندر کام کرنے کے لئے بھرتی نہ کیا جائے۔

— روم میں بم کا گولہ پھٹنے سے دو آدمی ہلاک ہوئے۔

— لارڈ ٹویڈ متھ نے برٹش صیغہ بحری کی جانب سے جاپان کو اوس کی بحری کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔

— جرمن پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوگیا۔

— کہا جاتا ہے کہ کران برگ میں ملاقات ہونے سے حضور ملک معظم اور قیصر جرمن کے ذاتی تعلقات مستحکم ہوگئے ہیں۔ مگر قومی معاملات پر ان کا کچھ اثر نہ ہوگا۔

— لارڈ ایلجن سر ایڈورڈ گرے سے ساحل زنجبار کی غلامی کے انسداد کے لئے خط وکتابت کر رہے ہیں۔

— کربلا کے فساد کی وجہ سے ایرانی سفیر نے باب عالی سے درخواست کی ہے کہ ایک ایرانی ترکی کمیشن تحقیقات کے لئے مقرر کیا جائے۔

— فرانس کے ریڈیکل ممبروں نے ایم کلیمنگو کے گرجا کے متعلق پالیسی پر حملہ کیا ہے۔

— ٹائمز آف لنڈن اس امر پر زور دے رہا ہے کہ انگلستان میں جو ہندوستانی طلبہ تعلیم کیلئے آیا کرتے ہیں اور خاصکر وہ جو لنڈن میں رہتے ہیں ان کی ہر طرح امداد کی جائے۔

جناب راجہ جہانداد خانصاحب مرحوم

راجہ جہانداد خاں صاحب مرحوم چیف آف گکھڑز کا خاندان اصل خاندان سے ۱۷ ویں صدی کے آخر میں جدا ہوا۔ فتح خاں خلف سلطان سعید خان نے سلسلہ نور پور (راولپنڈی) کو عبور کرکے خان پور ضلع ہزارہ میں بود و باش اختیار کی۔ خان پور کا علاقہ سرنگ وال کے گکھڑوں کے علاقہ کا ایک حصہ تہا۔ جسے سلطان سرنگ نے اپنے پوتے فتح خاں کو دیدیا تہا۔ جو اس وقت سے برابر فتح خاں کی اولاد کے قبضے میں ہے۔ خان پور کے گکھڑ سنہ ۱۸۳۱ء تک بالکل آزاد رہے۔ مگر اسکے بعد سکھوں نے ہزارہ پر قبضہ کر لیا۔ احمد شاہ ابدالی کے عہد میں ضلع ہزارہ میں امن قایم رکہنے اور فوجی خدمات انجام دینے کے صلہ میں گکھڑوں کے ساتھہ بڑی مراعات ہوتی تہیں اس زمانہ میں ہزارہ میں امن بخوبی قایم تہا۔ مگر جب درانیوں کی قوت سلب ہوگئی۔ اور ان کا رعب و داب کم ہوگیا۔ تو ان کے ماتحت ریاستوں اور جاگیرداروں نے آزادی حاصل کرنی شروع کی۔ منجملہ ان کے خانپور کے راجہ سلطان جعفر خان نے بہی جو صاحب شوکت اور زبردست آدمی تہے اپنا سکہ جما لیا۔ وہ اپنی معدلت گستری اور ہردلعزیزی کے لئے ہزارہ میں اب تک یاد کئے جاتے ہیں۔ سنہ ۱۸۴۶ء میں برٹش گورنمنٹ اور لاہور دربار کے مابین معاہدہ ہوا اور ضلع ہزارہ مع تمام کوہستانی علاقہ اور دریاے انڈس کے مشرقی اور دریاے راوی کی مغربی ریاستوں کو راجہ گلاب سنگہ کی سلطنت میں شامل کردیا گیا۔ راجہ گلاب سنگہ نے ہزارہ کو اپنی سلطنت میں شامل ہوتے ہی دیوان ہری چند کو تحصیل محاصل کے لئے بہیجا مرحوم کے والد راجہ حیدر بخش نے اپنے علم سرنگوں کرلئے۔ اور مطلوبہ رقم دیدی۔ اور ان کی دیکہا دیکہی وادی ہزارہ کے دیگر سرداروں نے بہی ٹیکس دیدیا۔ آوایل ۱۸۴۷ء میں جموں کے قریب ضلع سیالکوٹ کے چند زرخیز مواضع کے عوض میں جنہیں راجہ گلاب سنگہ لینا چاہتا تہا ہزارہ کا علاقہ انگریزوں کے قبضہ میں آگیا۔ اگرچہ ہزارہ کے دینے کے لئے وہ خوشی سے آمادہ تہا۔ مگر اس کے بدلے میں زرخیز مواضع کا ملنا اسکی توقع سے کہیں بڑہ کر تہا۔ اس ردوبدل کے لئے یہہ ضروری تہا۔ کہ ہزارہ کے محاصل کی تشخیص ہوجاوے۔ یہ کام کپتان جیمس ایبٹ اسسٹنٹ رزیڈنٹ لاہور کے سپرد ہوا۔ وہ سنہ ۱۸۴۷ء میں ہزارہ گئے۔ اور سرسری طور پر محاصل کا اندازہ کیا۔ اس زمانہ میں ہزارہ کے لوگ کپتان جیمس ایبٹ کے سلوک سے بہت خوش تہے۔ اور ایک سال کے اندر ہزارہ کی ایسی حالت ہوگئی کہ مسٹر ایبٹ نے رزیڈنٹ کو رپورٹ کی کہ وادی ہزارہ بالکل مامون ہے۔ مگر یہ ایک عارضی بات تہی سردار چتر سنگہ لاہور دربار کی طرف سے ہزارہ کا برائے نام گورنر تہا۔ سنہ ۱۸۴۸ء میں اس نے علم بغاوت بلند کردیا جس میں اوس کے تمام زیر اثر سردار شریک ہوگئے۔ مگر کپتان ایبٹ نے جو خالصہ کے ملازم اور اوسی کے فوائد کے محافظ تہے۔ جب یہ دیکہا تو اپنے نئے دوستوں کو اپنے گرد جمع کرلیا اور کچہہ عرصہ تک باغیوں کا خوب مقابلہ کیا اور اگر دوست محمد خاں امیر کابل کا بیٹا غلام حیدر خاں کپتان ایبٹ کا مخالف نہ ہوجاتا۔ تو وہ باغیوں کو ہزارہ سے ضرور نکال دیتے۔ غلام حیدر خاں کو امیر دوست محمد خاں نے کشمیر فتح کرنے کے لئے بہیجا تہا۔ غلام حیدر خاں سرحد سے انگریزوں کا اثر دور کرنے کے لئے سکہوں کا شریک ہوگیا۔ چونکہ سکہوں اور غلام حیدر خاں کی متحدہ جمعیت کا مقابلہ کرنا ناممکن معلوم ہوتا تہا اس لئے ہزارہ کے بہت سے سردار کپتان ایبٹ کو چھوڑ کر اپنی سے جا ملے لیکن اسپر بہی کپتان ایبٹ نے ہمت نہ ہاری اور بڑہ کر درانیوں کا کشمیر ... رستہ روکنے کا ارادہ کیا۔



شبیہ جناب راجہ جہانداد خانصاحب کیانی سی آئی ای چیف آف گکھڑز

اس عرصہ میں افغان اپنے پہاڑوں کو واپس چلے گئے اور سکہوں کی سلطنت بہت کمٹ کے انگریزوں کے قبضہ میں آگئی۔ اور ان کی قوت بالکل ٹوٹ گئی۔ اس طرح سات آٹھہ مہینے کے بعد کپتان ایبٹ کی مشکلات دور ہوئیں خان پور کے گکھڑ آخر تک کپتان ایبٹ کے شریک حال رہے۔ اور ان کے سپاہی ملتان جاکر جنرل وش کی ماتحتی میں وہاں کے محاصرہ میں شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ وہ انگریزوں کو قرض بہی دیتے رہے۔ اور اس ذریعہ سے کپتان ایبٹ کی مالی مشکلات رفع ہوتی رہیں لیکن ان کی اس وفاداری کا صلہ گورنمنٹ نے خاطر خواہ نہیں دیا۔ انہیں صرف ان کی قدیم جاگیر واپس دیدی گئی۔ اور جو مواضع سکہوں نے ان سے چھین لئے تہے۔ ان کی نسبت یہ کہا گیا کہ جب ضلع پر باقاعدہ تسلط ہوجائے گا اوس وقت تمہارے حقوق پر غور کیا جائے گا۔ باوجود اس کے وہ ویسے ہی وفادار رہے۔ جیسے اب تک چلے آئے تہے۔ لیکن آخر گورنمنٹ کو اس طرف توجہ ہوئی۔ اور ان کو ۸۷ موضع دئے گئے۔ جن کا کچہہ حصہ چیف آف گکھڑز ہونے کی حیثیت سے راجہ جہانداد خانصاحب مرحوم کے قبضہ میں تہا۔ ضلع ہزارہ کے گکھڑوں کی جاگیر کی تفصیل یہ ہے۔

	تعداد مواضع	آمدنی
راجہ جہانداد خاں	۳۱	۷۶۴۳
راجہ فیروز خاں	۲۳	۶۷۳۷
دیگر اراکین خاندان	۳۴	۲۰۹۰

خدمات غدر کے صلہ میں راجہ عطا علی خاں اور راجہ محمد خاں کو جو راجہ حیدر بخش خاں کے چچازاد بہائی تہے۔ چہ چہ سو روپے کی جاگیریں ملیں اور راجہ حیدر بخش خاں اور علی گوہر خاں اپنی اپنی جاگیروں کی حدود میں آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے۔ راجہ حیدر بخش خاں کے قایم مقام ان کے صاحبزادہ راجہ جہانداد خاں ہوئے۔ وہ سنہ ۱۸۲۹ء میں پیدا ہوئے تہے۔ گورنمنٹ انگریزی کے نہایت خیرخواہ تہے۔ سنہ ۱۸۵۷ء میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوئے۔ جنکی پنشن چار روپیہ ماہوار اونہیں ملتی تہی سنہ ۱۸۶۳ء کی مہم امبیلہ میں وہ انگریزوں کے ساتھہ رہے اور سنہ ۱۸۸۰ء میں سر لیپل گریفن کے ساتھہ کابل میں پولیٹیکل افسر رہے۔ اس خدمت کے صلہ میں انہیں خان بہادر کے خطاب کے علاوہ چہ سو روپیہ کی دوامی جاگیر ملی۔

ٹرانسوال کے چینی قلیوں میں خلاف وضع فطری افعال وقوع پذیر ہونے لگے ہیں۔ اس لئے پارلیمنٹ میں تحریک ہوئی ہے کہ انہیں چین کو واپس چلے جانے پر مجبور کیا جائے۔ ٹرانسوال میں بہی ان کے خلاف سخت جوش ہے۔

خبروں کے خطوط

کاٹھیاواڑی خط - بھاونگر - مسٹر تربھوونداس پرگ جی اسسٹنٹ انجینیر کی کوشش سے پالیتانے میں ایک یتیم خانہ قائم ہوا ہے - اورفی الحال تیس سے چالیس تک یتامیٰ اسمیں پرورش پاتے ہیں - یتیم خانے کا انتظام آنندجی کلیان جی کی کوٹھی کی نگرانی میں ہے - پوربندر کے سلامی سمے کے ٹرسٹیوں کا جھگڑا طول پکڑتا جاتا ہے اور باہمی صلح کی اگر کوئی صورت نہ نکل آئی تو نوبت عدالت تک جانے کی آئے گی - افسوس -

---

کوہاٹ - ۲۷ - ۲۸ - اکتوبر ۱۹۰۶ء کی رات کو دو قتل موضع وسن میں ہوئے - جنکے مجرمیں میں سے ۴ فرار ہو گئے ہیں - اور ۴ حوالات میں ہیں - نیز ایک آدمی پیٹری میں اسی روز قتل ہوا - اس علاقہ میں بخار بہت پھیلا ہوا ہے - بارشیں کم ہیں فصل گندم کی کاشت ہو گئی ہے - قریب کے گاؤں میں ایک بکری نے تین بچے دیئے - جنمیں سے ایک زندہ ہے - ایک عورت کے ہاں تین بچے پیدا ہوئے جنمیں دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے -

---

بمبئی - مولانا شبلی نے اپنے قیام بمبئی کے زمانہ میں قاضی کبیر الدین صاحب سے یہ تحریک کی تھی کہ امسال ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ بمبئی ہی میں منعقد ہو - چنانچہ ذیل حضرات یعنی قاضی کبیر الدین صاحب مولوی عبد الاحد صاحب حاجی یوسف حاجی اسمعیل صاحب سعید علی - محمد علی کاجی جی - منشی محمد حسن صاحب سقہ - بطور سب کمیٹی کے ممبر بنا کر اس امر پر مقرر کئے گئے کہ انعقاد جلسہ کے متعلق غور کریں اور اسباب کو سوچیں کہ ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ کا یہاں منعقد ہونا مناسب سمجھے یا نہیں -

حال میں جس ایرانی سوداگر ارباب جمشید نامی کو ہز امپیریل مجسٹی شاہ ایران نے مجوزہ پارلیمنٹ ایران کا ممبر مقرر کیا ہے اسکے متعلق اظہار خوشنودی کرتے ہوئے لنڈن سے سر منچیر جی بھاؤنگری نے شاہ ممدوح کا شکریہ ادا کیا ہے مگر کل سننے میں آیا ہے - کہ یہاں کے جملہ پارسی اور تمام دنیا کے پارسیوں کے رکن اعظم اور سردار قوم سر جمشید جی جے بھائی (نبیرہ سر جمشید جے جے بھائی بانی بیلیوالہ آنجہانی اول ثانی جے جے ہسپتال میڈیکل کالج وغیرہ) چاہتے ہیں - کہ شاہ موصوف کا شکریہ ادا کریں -

---

حیدرآباد دکن - وزیر باب الدولہ بہادر ناظم نظم جمعیت سرکار عالی کو بتاریخ ۱۸ - رمضان ۱۳۲۴ھ ۹ بجے صبح سے بعض عربوں نے جنکو نصف تنخواہ پر وظیفہ ملنے کی کارروائی ہوئی تھی - اور تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی تھی اپنی تنخواہ کیلئے گھیرا اور ناظم صاحب ممدوح کو ۹ بجے شب تک روکے رکھا - مددگاران ناظم یعنے ولی الدین صاحب ومحبوب علیخاں صاحب ورحیم الدین صاحب وغلام محمد وغیرہ دیگر کارو باریاں بھی موجود تھے اور عربوں کو بہت کچھ سمجھایا چونکہ عرب تین ماہ سے الجوع الجوع کی فریاد کر رہے تھے - اور ان کی دادخواہی کسی حاکم کے ہاں نہ ہوئی تھی اسلئے آپے کیونکر مانتے تھے - پھر روزہ دار اور بھوکے ہونیکے سبب عقل وفہم سے بھی عاری تھے - مگر نواب برق الدولہ کی تشریف بری سے پورا تصفیہ ہوگیا - یہ معزز امرا اور فوجی سرداروں میں سے ہیں - اور عربوں کے نامور جمعدار کہلاتے ہیں - اسلئے عرب ان کا بڑا پاس کرتے ہیں اور سلطان نواز جنگ بہادر نے تنخواہ کی ذمہ داری لیکر اپنی عربی زبان میں بہت کچھ بیان کیا - اس طرح وہ قضیہ رفع کرکے اور ناظم صاحب کو ہمراہ لیکر چلے آئے -

---

دہلی - مسٹر آرنج بہادر ڈائرکٹر جنرل تعلیمات ہند یہاں تشریف لائے اور کالجوں اور اسکولوں کا معائنہ کیا - حال میں ڈائرکٹر صاحب نے آرڈر بھیجا ہے کہ گورنمنٹ اسکول کا کوئی مدرس بعض طلبا کی پرائیوٹ تعلیم دینے پر مقرر نہ ہو - اور ایک یہ بھی حکم

یہ نئی علمی امداد کیواسطے پالیسی نوشن وغیرہ کام آتی ہے

بھارت انشورنس کمپنی لمیٹڈ صدر مقام لاہور

شاخہائے اجمیر دہلی سکھر فیض آباد کلکتہ پنجاب ایجنٹ
کیلیے درخواست بھیجی ہے کمیشن معمولی ہوگی۔ بنام
سکریٹریان برانچہائے یا بنام لالہ اجیت رائے ساہنی
سکریٹری پنجاب برانچ یا

گورنمنٹ جنت سے رجسٹرڈ ٹریڈ مارک جاری

سنگ پارس

لوہے کو سونا بنا دیتا ہے۔ لیکن انسان کے ضعف جسمانی
اور شہوانی قوائے کا سنگ پارس

تریاق بے نظیر

ہے جسکے تھوڑے دنوں کے استعمال سے ایک مایوس و حسرت
نصیب مریض بچپن کی تمام غلط کاریوں بادشتوں اور خلاف
فطرت امور کے بد نتائج سے نجات کلی حاصل کر کے ایک
حوصلہ مند توانا خوش نصیب مرد بنجاتا ہے۔ اور اصلی صحت حاصل
کرلیتا ہے۔ نمونہ مفت حاصل کرو قیمت مکمل خوراک کلاں عہ
عبداللہ قریشی ٹوٹن ہیر وکی حکیم وزیر آباد

ایک لاکھ پڑیہ مفت تقسیم ہو چکیں



فیشن ایبل آنکھ والا ہر گا یا اور ہر آنکھیں صاف ہو گئیں
کوئی قسم کی سیاہی وغیرہ کا اثر آنکھوں میں نہیں ہے۔ یہ
سرمہ ہے جسے نور ول الماز نکتہ نہیں فایدہ کیا ہے اور
باقی امراض کے لیئے ڈاکیہ ہے۔ تولہ بھر ایک سال سے
زایہ کو کافی ہے۔
سرمہ نور خاکی فی تولہ عہ سرمہ نور یا بصری فی تولہ ۱ر

کم خرچ بالانشین

سوتی لنگی شروع پختہ رنگ خوش وضع ایسی کہ ریشمی معلوم
ہوں مستورات کیواسطے عمدہ تحفہ۔ جاڑوں میں کافی
کے واسطے پائدار اور خوبصورت کپڑا طول چار گز۔ اگر
عرض ۱ گز قیمت صرف عہ زنانہ شال وی پی منگانے میں
جانبین کا اطمینان۔ محصول ذمہ خریدار
المشتہر محمد اعجاز مالک کارخانہ سرمہ نور گوری جانب محل لکھنؤ

ضرورت

ایک پاس شدہ ہسپتال اسسٹنٹ کی شفاخانہ ریاست
سمتھر ضلع جھانسی میں ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ عہ
روپیہ ماہوار ملیں گے۔ مکان سرکاری۔ درخواست معہ
نقول اسنادات کے پاس خان بہادر ڈاکٹر شیخ
مولا بخش پرنسپل میڈیکل افسر ریاست سمتھر کے آنا چاہیئے

گوری خوبصورت بننے کی دوا خوشبودار گلاب کے پھول کا دودھ

یہ دوا اعلیٰ ولایتی پھول کا دودھ ہے۔ ایک نہایت عمدہ انگریزی بنائی ہوئی
ہے جو صرف سات روز تک بدن اور چہرہ پر مالش کرنے سے بدن اور
چہرہ کا بگڑے رنگ کو موافق رنگ ہو جاتا ہے اور بدن کی خوشبو آنے لگتی ہے
گالوں کے سیاہ داغ عجیب عجیب جھریاں پھوڑا پھنسی اور چیچک وغیرہ
دور ہوکر ایک ایسی خوبصورتی آجاتی ہے کہ کالی رنگت چاندی سی چمکنے لگتی
ہے اور بہت پیاری معلوم ہوتی ہے جلد کمل کی طرح ملائم ہو جاتی ہے
اب اسکی تعریف ہم آپکے منہ سے سننا چاہتے ہیں۔ ایجنٹ منگوا کر
یکم اور اپنی دلربا جناب سا بنا لو۔ قیمت فی بوتل صرف عہ
ایک روپیہ کو تین بوتل معہ وی پی معاف۔ سینکڑوں کے
سند سارٹیفکیٹ موجود ہیں۔
المشتہر جس ونت برادرس قصی بازار متھرا

نہایت عجیب عید کارڈ

سلسلہ مساجد عالم



نہایت خوشنما اور دلکش رنگین عید کارڈ کارخانہ پیسہ اخبار میں تیار
کئے گئے ہیں جنپر علاوہ عید درود عبارات دنیا کی مطبوعہ مساجد
کی تصویریں کئی کئی رنگوں میں چھاپی گئی ہیں۔ جو مختلف نمونے
قیمت نمونہ دو ٹکٹ ہیں پیسہ ۱۲ عمدہ عید کارڈ علاوہ مختلف نمونہ کے
دارالشان قسم کا ایک آنہ جن کے حساب سے بھی عید کارڈ ملتے ہیں
المشتہر منیجر کارخانہ پیسہ اخبار لاہور

اگر آپ کو

کسی قسم کی جیب گھڑی کلاک ٹائم پیس رسٹ واچ ہارمونیم وغیرہ
کی ضرورت ہو تو ضرور ایک پیسہ کا کارڈ بھیجکر ہماری
فہرست معہ جنتری جدید سال یکدفعہ منگوا کر ملاحظہ
فرمائیں۔ پھر جس جگہ پر سستے داموں ملتا ہے خرید فرمائیں۔
المشتہر بشن سنگھ اینڈ سنز سوداگر فوٹو گرافر ہال بازار امرتسر

روغن طلا واقع نامردی کی قیمت فی شیشی صرف عہ

جناب حکیم نیاز احمد صاحب نقی دام عنایتکم!
آداب! ایک شیشی روغن طلا مجھے ملا۔ اسکے استعمال سے مجھے
ایسا فائدہ ہوا کہ گویا میرے بدن میں کبھی مرض کی شکایت
نہیں تھی امید کرتا ہوں زیست آپکا شکریہ ادا کرتا رہونگا اور میں
حتی المقدور ہر ایک فرد بشر کو اس نسخہ پر مطلع کیا کرونگا۔
مورخہ ۱۶-مئی ۱۹۰۶ء
دستخط سکندر خان انچارج محصولات بدمہ خریدار
حکیم نیاز احمد صدیقی نقوی تحصیل سلی خان ملک بھوکرانی الہ

کشمیر سے

لوئیاں اور پٹیاں آگئی ہیں
ولایت سے کشمیرے بانات فلالین
وغیرہ وغیرہ آگئے ہیں اور دیگر مال ہر قسم
ریشمی سوتی اونی وغیرہ مختلف
ولایتوں سے آگیا ہے ملنے کا پتہ
رام داس مہرہ بزاز لاہور بزازہٹہ

دی نیشنل انڈین ٹرسٹی الیسوسی ایشن لمیٹڈ

رجسٹری شدہ زیر ایکٹ کمپنی ۱۸۸۲ء
سرمایہ منظور شدہ ۵ لاکھ روپیہ

جو پانچ ہزار حصص فی حصہ قیمتی یکصد روپیہ پر منقسم ہے فی حصہ ۱۰ درخواست کے ساتھ اور ۱۵ فی حصہ درخواست کی منظوری پر آنے چاہئیں اور باقی حسب ضرورت عند الطلب بذریعہ اقساط دس فیصدی کے حساب سے لیا جاویگا جسکے لئے ۳ ماہ قبل اطلاع دیجایا کرے گی۔

اغراض

کورٹ۔ خلافتوں۔ موکلوں۔ نگرانی کاموں۔ سرمایوں ضمانتوں جائیدادوں۔ ریاستوں اور زیورات کے لئے برٹش انڈیا کے کسی حصہ میں یا اسکے باہر بطور عاملوں منتظموں مخلصوں۔ محافظوں مہتمموں ایجنٹوں اور امینوں کے بننا یا دوسروں کی ساتھ ملکر کام کرنا۔

ضرورت ہے

ایسے اصحاب کی جو آنریری ایجنسی کمپنی مذکور کی منظور کریں اور اغراض مذکورہ بالا کی اشاعت اور فروختگی کی حصص کریں دیگر امور کے لئے خط و کتابت فرماویں

سکرٹری

دی نیشنل انڈین ٹرسٹی الیسوسی ایشن لمیٹڈ
معرفت دفتر امرتسر بنک لمیٹڈ لاہور بیرون موری دروازہ

مجموعہ قوانین انتخاب ... یونیورسٹی ... مع خلاصہ سرکلر ... مجموعہ ... حیرت ... اردو گائیڈ ... سعر ... (عام مرید کمپنی ... منڈی شہر آگرہ)

سادہ جوتہ و بوٹ ہمکمل فہرست معہ جنتری جدید سال دو پیسہ کا ٹکٹ لگاکر عام تقسیم کرتا ہوں۔
المشتہر شیخ عبداللہ مرچنٹ نگینہ مجرواں لدھیانہ۔

مفت } بکرشفقت آنر ... نگاکر جنتی ... معہ جنتری جدید سال عام تقسیم کرتے ہیں۔
المشتہر ماسٹر غنی بخش ... جان کارخانہ گرون نگینہ مجرواں لدھیانہ

کیش رنجن تیل یعنی امراض کیلئے بالوں اور عطر

ہر طرح کا سردرد و مسی عارضوں کے علاوہ بالوں اور گنج کیلئے اکسیر اعظم نہایت ہی عمدہ اور چیدہ دیسی جڑی بوٹیوں کو روغنوں کو بنایا گیا ہے اور بہت سے لطیف و خوشبودار اجزاء سے جو نہایت ہی مفرح اور خوشگوار دیسٹرز ہیں بنایا گیا ہے یہ تیل بالوں کا ایک زبردست محافظ اور قوت دینے والا ہے گنج یعنی چند لاعلاج کو اچھا کرتا ہے پٹھوں کو ضعف کو دور دماغ کو جنون درکم نظری وکمی حافظہ دورمان سرسدد نیم سر اور برص کے کل عارضوں کو نیست و نابود کردیتے کے علاوہ بالوں کو گرنے نہیں دیتا اسکا استعمال بہت جلد گرے ہوئے بالوں کی جگہ نئے بال پیدا کرتا ہے قیمت فی شیشی خورد ایک روپیہ (ایک درجن)

رتی بلاس یعنی مردمی کی آزمائی ہوئی دوا

یہ مرض شمن کی طرح پیچھے لگا رہتا ہے جو لوگ ان امراض میں مبتلا ہیں اسکا ضرور استعمال کریں اپنی زندگی کے باقی حصہ کو خوشی و خرمی بسر رتے ہیں یہ دوا جنے از ردی آیورویدک شاستر تحقیق کرکے تیار کی ہے جو لوگ بیجا تخم کی ... کی وجہ سے ... جلد ہی بیمار ہی زندگی ہے ... دیسی دوائی ... سے یہ مرض ہی کو ... ایک نسخہ ہماری اس دوا کو ... آزمائش ... دیکھئے ... قوت ... قوت دماغی وغیرہ زیادہ ہو جاتی ہے۔ دو ہفتہ کو ... دو شیشیاں دوائیوں کی قیمت چار روپے (للعہ)

بابو گوبند ناتھ سین کوبیراج نمبر ۱۸۲ لوئر چیت پور روڈ دیٹی بازار کلکتہ

موٹے کپڑے ٹکیوں پہنے جائیں

اپنی صحت کی غرض سے خالص اونی اپر پہنے جانے چاہئیں جو تمام دنیا کے کپڑوں سے عمدہ ہوتے اور سلال ملی میں بنتے ہیں اور خالص اون کی ذمہ واری کیجاتی ہے اور ہماری کانپور کی ملوں میں بنتے ہیں وہ سمجھو کہ تمہارے کپڑے لال املی کے بنے ہوئے ہیں۔
درخواست آنے پر نمونے مفت بھیجے جائیں گے۔

فلالین سرج۔ باناتی۔ ٹوئیڈ۔ ووسٹڈ کوٹنگ ٹیوسین فرنیچر و لباس کے کپڑے وغیرہ۔ خاص خاص کپڑے اور نوکروں کے کپڑے اور پٹیاں لوئیاں شال) موزے۔ جرسی کارڈگن۔ حفظان صحت بہو رنگ کا اور کپڑوں کے نیچے پہننے کا کپڑا۔ ہر کپڑا خالص اون کا تمہارا خط و کتابت صرف انگریزی زبان میں کیجائے ڈپو ۷ کو لکھو

کانپور وولن مل کمپنی لمیٹڈ کانپور

اشتہاری خضابوں کی مٹی پلید کرنے کا رسالہ پاکٹ سائز

جس میں دو سو سے زیادہ نسخہ خضاب ہر قسم عرق و تیل و سفوف ملنے و باندھنے والے انگریزی امریکن جرمن فرانسیسی وغیرہ بعد تجربہ درج ہیں جو جدید تیار ہے۔ جو صاحب اشتہاری خضابوں پر دو دو یا تین تین روپے یا اس سے بھی خرچ کرکے ایک اونس یا نصف اونس کی شیشی خرید کرتے ہیں یہ رسالہ منگا کر نسخہ تیار کریں۔ اگر نسخہ پر چند پیسوں سے زیادہ لاگت آئی ہے اور انکے مطابق نہیں بناتے ہیں ہی حلفیہ بلطور تاوان علاوہ قیمت کے دونگا۔ قیمت ... ایک نسخہ کی بھی قیمت نہیں۔

ایک سو روپیہ انعام } لینے کا وہ شخص مستحق ہوگا جو اسرار سینہ بسینہ یعنی کشتہ جات ہزاری سے عمدہ اور مجرب اور کم قیمت اور تعداد میں زیادہ کشتوں کی ایک جلد کتاب اس سے پہلے آج تک بنا میں چھپی ہوئی ثابت کردے جسمیں ایک ہزار سے زیادہ مجرب کشتے طلا چاندی ہوے سونا ۲۰ تانبا ۹۴ ہڑتال ۹۶ پارہ ۱۳ وغیرہ وغیرہ درج ہیں۔ اس کتاب کے ہوتے ہوئے کسی سادھو سنیاسی یا حکیم کے کشتوں کے لئے خدمت کی ضرورت ہے۔ یہ میری پچیس سالہ خدمت کا نتیجہ ہے۔ جو گھر بار چھوڑ جنگلوں اور پہاڑوں میں پھر پھرا کر اس فن کے باکمالوں کی خدمت اور زرکثیر کی لاگت سے بہم پہنچا کر ... عام کی خاطر مخفی راز کتاب کی صورت میں شائع کر دیئے ہیں۔ یہ کتاب کیمیا ہے۔ جوسیان اور حکیموں کی جان ہے قیمت للعہ

حصہ دوم بھی تیار ہے } اگر آپکو کیمیا اور حکمت کا شوق ہے تو حصہ دوم ضرور ہی طلب فرمائیں جس میں ایک ہزار کشتوں مفید فوائد کے علاوہ نشست سیماب کے نسخے بھی درج ہیں قیمت ... قیمت ہر دو حصہ یکجا خریدنے پر تین روپے ا۔ قیمت ہر کتاب پانچ روپیہ (صہ)

نوٹ } ایمان یا دھرم سے تحریر فرماویں کہ کیا کسی نے آجتک ایسی شرط کی ہے۔ یا آئندہ کر سکتا ہے۔ میری تینوں کتابیں اگر مطابق اشتہار نہ ہوں تو پیکٹ وصول کرکے ۱ یوم تک بغور پڑھ کر قیمت واپس منگا لیں کیا آپ بھی کوئی شخص میری کتاب بغیر پڑھے واپس کر دیگا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بھلا اس شرط پر بغیر پڑھے کون واپس کر سکتا ہے۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

المشتہر چوہدری ہزارہ خاں مصنف کشتجات ہزاری ڈاکخانہ گھنیاں کلاں ضلع لاہور

مجرب و آزمودہ تیر بہدف دوائیں بعد امتحان قیمت بادا نقد تا حصول صحت بھیجی جاتی ہیں

جنتری سنہ ۱۹۰۱ء

فارم

حب مقوی اعضاء رئیسہ

حب دافع جریان

زود کن

جوہر

حب دافع آتشک

شربت مقوی اعصاب

دوائی ہچکی

سوزاک

سنون تحمر دندان

روغن اعجاز

تریاق السعال

حب قبض کشا

محلل ورم فوطہ

رعنا

سفوف

سرمہ ممیرا کراماتی

برو الساعۃ

چورن

ہیرا پئل مقوی دماغ

حب قائم مقام افیون

طلائے نادر

سیلان الرحم

خارش خشک و تر

حب دافع ضیق النفس

حب دافع طحال

حب دافع ذیابیطس

حب دافع وجع مفاصل

نور علی نور

سرمہ

دار الشفاء ڈاکٹری و یونانی زبدۃ الحکماء حکیم و ڈاکٹر غلام نبی مالک رسالہ صحت لاہور دروازہ موچی

بنک کا چک

ادویات تہائی قیمت پر دینے کے علاوہ اپنی دوا کے ہم ایک چیک بھی کاٹ دیتے ہیں جو فائدہ نہ ہونے کی حالت میں آپ کو بنک سے واپس دلا دیگا

ہمارا کارخانہ آج پورے پچاس برس سے ملک میں طبی خدمات کا ذمہ وار ہے۔ علاوہ ہزارہا قدر سندات کے گورنمنٹ عالیہ نے ۱۹۰۹ء میں اس فرم کے مینیجر شیخ خیر الدین صاحب کو آنریری مجسٹریٹ ... ایک نہایت ہی شاندار بیش قیمت طلائی گھڑی مرحمت فرما کر اپنی خوشنودی کا اظہار کیا ہے +

یہ چیک لیجئے جو ہر دوا کے ساتھ آپ کو پنجاب کواپریٹو بنک لاہور کے نام جاری ہوگا ... قاعدہ استعمال کے بعد اگر آپ کو فائدہ نہ ہو تو آپ ... کہ وہی چیک براہ راست ... بنک میں بھیج کر اپنا روپیہ ... حساب میں سے واپس لے لیں۔ اس سے بہتر ... ہم اپنی ادویات کے ... اور تیر بہدف ہونے کی ... دے سکتے ہیں +

ادویات کی تہائی قیمت کا اعلان اس چیک کے علاوہ دوبارہ کیا جاتا ہے کیونکہ پبلک کی متواتر ... فرمائشوں نے کارخانہ کو مجبور کر دیا ہے۔ اب ہر ایک دوائی تہائی قیمت پر روانہ ہوگی

ادویات کی قیمت اصل درج ہے تہائی قیمت پر روانہ ہونگی کم سے کم قیمت کی دوائی کا کوئی پارسل روانہ نہ ہوگا +

شربت مقوی اعصاب

یہ شربت غلط کاری ... لاعلاج ... دل ... اعصابی طاقت ... ہے +

بکس دافع نامردی

مادر زاد نامردی کے سوا، خواہ کیسا ہی گیا گذرا مرض نامردی ہو اس بکس کی موجود ادویات کے استعمال سے صحت کامل ہوتی ہے اور وہ دیرپا طاقت حاصل ہوتی ہے جسکے لئے انسان قدرتی طور پر خواہشمند ہے۔ جوانی و بچپن کی پیدا کردہ خرابیوں کا ازالہ کر کے کامل مرد بنا دیتا ہے۔ اس بکس میں مندرجہ ذیل ادویات موجود ہیں۔ (۱) شربت مقوی اعصاب ... شیشی قیمتی (عہ) ... روغن مقوی ... شیشی قیمتی (عہ) روغن طلا ایک شیشی قیمتی دو روپے (عہ)

قیمت بکس مذکور بارہ روپے آٹھ آنہ ۱۲ / ۸ عہ

مگر بموجب رعایتی اعلان چار روپے للعہ پر روانہ ہوگا

اکسیر عشر

تیل

علاوہ سفید ہونے سے بچاتا ہے ... قیمت فی شیشی (عہ)

روغن مقوی

جوہر ذیابیطس

عرق دافع درد گردہ

عرق بخار تیجہ و چوتھیہ

جوہر جرمن

عرق ہاضمہ

روغن طلا

عرق دافع کھانسی خشک

منجن دانت

مرہم دافع داد

جوہر ... ذیابیطس ...

عرق دافع بواسیر

مرہم دافع بواسیر

عرق وجع مفاصل

عرق دافع سوزاک

عرق دافع حیض ...

ملنے کا پتہ: شیخ خیر الدین حکیم بخش و انساز ... نام ... لاہور

خریداران پیسہ اخبار کو سولہ سو صفحہ کی کتابیں مفت

پیسہ اخبار کی سالانہ قیمت صرف اڑھائی روپیہ ہے لیکن تمام پیشگی قیمت ادا کرنے والے خریداروں کو ایکہزار صفحہ کی نہایت عمدہ کتابیں مفت دیجاتی ہیں اور جو صاحب بجائے اڑھائی روپیہ کے تین روپیہ ادا کریں انہیں سولہ سولہ سو صفحہ کی کتابیں نذر کیجاتی ہیں جو وہ مندرجہ ذیل فہرست سے انتخاب کر سکتے ہیں اس فہرست میں جیساکہ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ علاوہ نہایت دلچسپ ناولوں کے تمام علوم وفنون اور صنعت وحرفت وغیرہ کی کتابیں بھی ہیں۔ یہ کتابیں نہایت مفید ہیں۔ جنکے مطالعہ سے آپ بہت خوش ہوں گے

نام کتاب	تعداد صفحہ	نام کتاب	تعداد صفحہ	نام کتاب	تعداد صفحہ	نام کتاب	تعداد صفحہ
فاؤنہر	۴۰	معجزات القرآن	۳۸	صبر و امید	۱۴۸	جعفر	۱۵۶
جاں جن	۶۰	رسالہ توحید	۴۴	شہر لانس کی بیگم	۷۶	بانکی ساقن	۴۰
نقلی ڈاکٹر	۶۸	وسیلہ نجات	۳۸	ثمرۂ عصمت	۹۶	درگیش نندنی	۱۶۰
پراسرار روسی راہب	۱۶۸	رسالہ شطرنج	۱۴۰	پدمنی	۸۴	انتقام شیطان	۲۱۴
خیر الدین باربروسہ	۳۲	بائبل کی اجتماع ضدین	۷۶	جذبۂ الفت	۵۸	پادری دلربا	۱۴۴
حیات فردوسی	۱۴۰	ارمغان بے بہا	۵۶	داستان چین و زریں	۳۵۸	ظالم و مظلوم	۱۰۴
خان بابا	۴۸	مطالعہ فطرت	۸۴	جمیلہ نوردیہودی	۲۲۸	کانٹوں میں پھول	۸۸
عورت میرزینی	۱۰۶	رسالہ نصیحت الاسلام	۵۲	قزاق	۴۱۲	کایا پلٹ	۶۲
اورنگ زیب	۱۳۲	مرقع حکایات	۲۱۰	مصیبت کبھی تنہا نہیں آتی	۲۸	سونا بائی	۵۶
ابراہیم لنکن	۵۸	پھولوں کی ٹوکری	۱۵۶	شہید عشاق	۴۵۰	ٹھگ کی بیٹی	۹۴
اکابر اسلام	۳۲	پاداش جرم	۱۷۶	جادوگرنی	۳۴	تخم بدی	۱۸۰
شیشے کی پری	۴۰	افغانی چھرا	۱۳۴	مقدس عبادت گاہ	۳۶	آپ بیتی	۳۸۸
تہذیبی تعلیم	۷۶	قتل عمد	۶۸	انجام بخیر	۴۰	امریکہ کا بینا بازار	۲۶۸
تصوف کا آئینہ	۴۸	ثمرہ دیانت	۱۵۲	اٹلی	۱۴۰	شماتت ہمسایہ	۷۶
تحفہ معرفت	۴۸	مجتنگ فلاسفر	۲۳۸	اکبر و زہرہ	۱۵۶	برکاآتش	۷۰
شہری پادری	۳۶	سادھو کی کرتوت	۹۶	سینا	۳۱۶	صرف ایک یہودن	۱۷۲
رہنمائے مسافران حصہ اول	۱۹۸	پریشانی	۱۶۲	گمشدہ سہرا	۱۷۲	مہر النسا بیگم	۱۶۴
″ ″ دوم	۲۱۶	طارق و کلیمہ	۱۸۴	ماہ پیکر	۶۴	زہریلا درخت	۱۶۲
جغرافیہ مصر	۱۱۲	ساحر	۱۶۶	رستم و شمسہ	۶۴	عشق و روسی نہلزم	۱۹۴
قلمرو گورنمنٹ مبارک	۵۸	نالہ شبگیر	۱۶۴	اثر صحبت	۸۴	سر دلبران حصہ اول حصہ دوم	۶۳۲
کوہستان آل کا ڈیوی ڈن	۲۸	خون ناحق	۸۸	شمع شبستان	۱۴۲	شہد کی مکھی	۴۴
رسالہ حل النسا	۱۳۲	آہ	۹۴	کانٹی سنی	۵۲	رنگالی چھپائی	۷۶
سحبال	۲۴	سبز النقش زریں	۵۲	دیوار بہ ہاتھ	۵۲	تحفۂ بلیغ	۸۴
موشف الاسلام	۶۸	زرد ھیلی	۵۲	مسٹریز آف پیرس	۳۸۷	تربیت الدجاج	۶۸

تمام درخواستیں بنام مینیجر پیسہ اخبار لاہور آنی چاہئیں

میں حکیم کیمیاگر ہوں

کیوں؟ اس لئے کہ سینکڑوں روپے ایک دوائی کی بدولت کماتا ہوں جسکی کثرت فروخت نے مجھ کو مالا مال کر دیا ہے۔ جسکی جادو بھری تاثیر نے ہندستان میں دھوم مچا دی ہے۔ انڈیا بھر کے باشندے بچے سے بوڑھے تک اس کے نام سے واقف ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ نامردی و کمزوری کے دفعیہ کے لئے یہی ایک بے نظیر اور بیخطا دوائی ہے جسکا نام ہے

روح حیات

میں جادوگر ہوں کیونکہ مادرزاد نامردی کے سوا خواہ کیسا ہی نامرد ہو آپ کو بفضل خدا پوری شفا دے کر مرد میدان بنا دیتا ہوں۔ کمزوروں کو وہ قوت دے سکتا ہوں کہ پہلی سی فربہی اور جن کے جسم پر خواہ وہ کیسی ہی غذا میں کھائیں گوشت نہ آتا ہو یا جن میں مادہ تولیدیہ ہونے کے باعث اولاد نہ ہوتی ہو یا جن میں وہ طاقت کم ہو جس کی وجہ سے مرد کو مرد کہتے ہیں یا جن کے دل دماغ اور اعصاب ضعیف ہوں ان سب کیلئے میرے پاس جادو اثر دوا روح حیات موجود ہے [illegible]

روح حیات کے خواص نامردی۔ ضعف اعصاب۔ ضعف مثانہ۔ ضعف باہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ضعف معدہ۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کیلئے بمنزلہ تریاق ہے [illegible] اور قبل از وقت علامات پیری کے دفعیہ کے لئے بے نظیر اور طاقت جوانی پیدا کرنے کیلئے اکسیر ہے [illegible] خرابیاں ہوں ان سب سے نجات کامل ہو جاتی ہے۔ جو لوگ روزانہ ڈیوٹی بخوبی ادا نہیں کر سکتے وہ روح حیات کو آزمائیں۔

روح حیات کے مفید ہونے کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ اسکی کثرت فروخت سے ایک لاکھ روپے سے زیادہ کی جائداد میں نے پیدا کر لی ہے جس میں مکانات کوٹھیاں باغات اور اراضی شامل ہے۔ روح حیات کی تیاری اور حساب کتاب رکھنے کے لئے میرے دفتر میں کلرکوں کی خاص جماعت کام کرتی ہے جس میں ہندو مسلمان اور عیسائی مذہب کے لوگ ملازم ہیں اور کارخانہ روح حیات پنجاب بھر کے استشہاری طبیبوں اور ڈاکٹروں سے زیادہ انکم ٹیکس ادا کرتا ہے۔ میری آمدنی کی نسبت [illegible] لاہور نے دریافت کیا تھا جس پر صاحب موصوف کی خدمت میں تین یوم کی آمدنی بذریعہ منی آرڈر جو کہ خزانہ سے [illegible] وصول ہوئی بمعہ چٹھیات بنک بھیجی جسکی نقل بالاختصار بغرض اطمینان خلائق درج ذیل ہے۔

اس چٹھی پر صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ میں آپ کی چٹھیات اور دیگر کاغذات متعلقہ دیکھنے کے بعد واپس کرتا ہوں۔

(دستخط) سی۔ ایچ۔ اٹکنسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لاہور۔ مورخہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۱۶ء

اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ دوائی روح حیات کی قدردانی ملک میں کس قدر بڑھ گئی ہے۔ اب کوئی وجہ نہیں کہ اس کے فائدوں میں آپ کو ذرا بھی شک ہو اور اس کے خریدنے میں تامل کریں۔

قیمت فی شیشی (دس خوراک) روح حیات دو روپے آٹھ آنے ...... (عہ/۸)

میری تین یوم کی آمدنی بذریعہ منی آرڈر

تاریخ			روپے		آنے
۲	اکتوبر	۱۹۱۶ء	۱۰۰	روپے	۱۳ آنے
۲	,,	,,	۷۸	,,	۷ ,,
۳	,,	,,	۱۶۷	,,	۴ ,,
۶	,,	,,	۵۵	,,	۱۵ ,,
۴	,,	,,	۳۲۸	,,	۵ ,,
۶	,,	,,	۱۵۲	,,	۲ ,,
میزان کل			۸۸۳	روپے	۱۴ ,,

ڈی نوبل لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

کے پرائیویٹ سکرٹری صاحب کیا لکھتے ہیں:۔ حکیم محمد شریف بجواب آپ کی درخواست در بارہ ملاقات ہز آنر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب میں بڑی خوشی سے لکھتا ہوں کہ ہز آنر نے سرٹیفکٹوں کو بڑی دلچسپی سے ملاحظہ فرما کر خوش ہوئے۔ ان سرٹیفکٹوں میں تمہاری ملکی خدمات کا کافی ثبوت ہے۔

(دستخط) پرائیویٹ سکرٹری نواب لفٹنٹ گورنر بہادر (پنجاب)۔ ۱۹ فروری ۱۹۱۶ء

میری طبی قابلیت و کامیابی کا ثبوت

جناب سی۔ ایچ۔ ایٹکنسن ڈپٹی کمشنر

لاہور ۲۱ اکتوبر ۱۹۱۶ء۔ حکیم محمد شریف لاہور کا بڑا مشہور حکیم ہے اسکی دوائیاں بہت فروخت ہوتی ہیں گذشتہ دو سال میں اس نے گورنمنٹ کو دفعیہ طاعون میں بہت مدد دی ہے۔

جناب آر۔ کلارک صاحب بہادر کمشنر

[illegible] ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ [illegible] حکیم محمد شریف [illegible] انسداد طاعون [illegible] اسکی تعریف کرتے ہیں [illegible] حکیم محمد شریف کی تصنیف کو بہت پسند کرتے ہیں [illegible]

میری کیمیاگری کا تصدیقی ثبوت

جناب جی۔ سی۔ کننگھم لفٹنٹ کرنل بہادر

آئی۔ ایم۔ ایس۔ سول سرجن

لاہور (۸ جون ۱۹۱۶ء):۔ میرے بیشمار سرٹیفکیٹ حکیم محمد شریف لاہور کے ملاحظہ کئے ہیں جن سے ظاہر ہے کہ یہ معزز اور مستقل شخص ہے۔ تمام پنجاب کے تعلیم یافتہ اشخاص میں اس نے اپنا حسن کارگذاری سے انسداد طاعون خود سفر کر کے ایک لاکھ کتابیں اپنے صرف سے چھپوا کر تقسیم کی ہیں جس سے حکام اور رعایا بہت خوش ہیں۔ حکیم محمد شریف کی ہر دلعزیزی اور خلائق عامہ کی خیرخواہی میں سرگرمی کا کافی ثبوت بے شمار سرٹیفکٹ دے رہے ہیں جو اسکو پنجاب کے ڈپٹی کمشنروں۔ کمشنروں۔ میڈیکل افسروں۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل بورڈوں سے عطا ہوئے ہیں اور یہ بہت نامور آدمی ہے۔

جناب آر۔ ای۔ ینگ ہسبنڈ کمشنر

لاہور۔ ۱۹ مارچ ۱۹۱۶ء:۔ حکیم محمد شریف نے ہزار رسالہ تدابیر انسداد طاعون مفت تقسیم کرنے سے پبلک کی بڑی خدمت کی ہے۔

علاوہ ازیں ایسے صدہا ثبوت تحریری موجود ہیں۔

مردمی کا بکس

نامردی کیلئے سنگ پارس۔ قیمت اٹھارہ روپے۔ امید صحت پر علاج

[illegible] وہ حسرت بھری آہیں کھینچنے والے اور رات اختر شماری کر کے [illegible] اپنی حالت کسی سے بیان نہیں کر سکتے [illegible] نوجوان [illegible] کمزوری [illegible] مادہ تولید نہیں رہا [illegible] مردمی کا بکس تیار کیا ہے [illegible] نامردی جڑھ سے جاتی رہتی ہے۔ جوانی و جیبن کی تمام بیدا شدہ خرابیاں [illegible] اور مرد جوانمرد بن جاتا ہے [illegible] اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ رگوں پٹھوں کی کمزوری اور سستی دور ہو کر نامردی سے نجات کامل ہو جاتی ہے۔ اس بکس میں دو شیشیاں روح حیات [illegible] اور ایک شیشی روغن [illegible] موجود ہیں [illegible] قیمت فی بکس [illegible]

روغن دافع سستی

صرف بیرونی استعمال سے عضو کے لئے رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور۔ قیمت فی شیشی (للعہ)

حب دافع بواسیر

خونی و بادی بواسیر کیلئے اکسیر ہے۔ فی بکس (عہ)

جوہر عشبہ

خون کو صاف و پاکیزہ بنانے میں بے مثل ہے۔ امراض فساد خون کے دفعیہ کے لئے تریاق ہے۔ فی شیشی (عہ)

حبوب دافع آتشک

یہ گولیاں بلا کسی تکلیف کے عمر بھر کے لئے آتشک سوزاک سے چھٹکارا دینے کا ذریعہ ہیں۔ قیمت فی بکس (عہ)

حب دافع ذیابیطس

پیشاب کا بار بار آنا دور تین یوم میں فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس (عہ)

تریاق طاعون

گورنمنٹ کے یورپین افسروں نے تصدیق کی ہے کہ تریاق طاعون بڑی مفید دوا ہے۔ چند گھنٹوں میں بیمار تندرست [illegible] بطور حفظ ما تقدم استعمال سے محفوظ رہتا ہے۔ فی شیشی (عہ)

سفوف جریان

قیمت فی بکس (عہ)

سوزاک کی حکمی دوا

چوبیس گھنٹے میں تکلیف علامات دور۔ ایک ہفتہ میں کامل صحت۔ قیمت فی شیشی (للعہ)

حب قبض

دائمی قبض دور اس کے عوارض دور۔ فی بکس (عہ)

بال اڑانے کا تیل

قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸)

جو صاحب [illegible] علاج کرانا چاہیں ان سے چار روپیہ پیشگی اور آٹھ روپے مابعد لئے جائیں گے۔

حکیم محمد شریف ڈاکٹر کیمیاگر و پراپرائٹر شفاخانہ عام لاہور